سورۃ الملک

الحمداللہ یہ ہمارا تفسیر القران کورس کا مبارک موقع ہے جس میں آج انشاءاللہ عزیز اللہ کی خاص رحمت سے دوسری سورۃ کا آغاز کیا جار ہا ہے سورۃ الواقعہ ترجمے اور تفسیر کیساتھ پڑھی جا چکی ہے آج انشاءاللہ عزیز سورۃ الملک کی جو گفتگو ہے وہ شروع ہو گی اللہ کا احسان عظیم ہے کہ وہ اپنے اجزا کو ہمیں سمجھا رہا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ اللہ پورے قرآن کے لیے یہ توفیق عطا فرمائے گا آپ تمام مبارک کباد کے مستحق ہیں جو قرآن کی تفسیر کے لیے ترجمے کے لیے گھروں سے آتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے

''جب کوئی طالب علم علم کے لیے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں''۔

یہ حضور کا ارشاد قیامت تک کے لیے طالب علموں کی شان اور عزت کا سبب ہے جو علم لینے کے لیے جو علم کی طالب کے لیے تو حضور نے جب یہ ارشاد فرمایا تو اس میں آپ نے کوئی تخصص نہیں کی کہ کوئی قرآن ہی پڑھنے نکلے کوئی احادیث پڑھنے نکلے یہ آپ نے نہیں فرمایا بلکہ آپ نے طالب علم کا لفظ بولا ہے تو اس میں ہر علم مراد ہو گا چاہے اس میں کوئی دنیاوی علم بھی لینے جاتا ہے جو بھی اللہ اس کو یہ عزت اور مقام دیتا ہے کیونکہ علم سارے ہی اچھے ہوتے ہیں اور سارے ہی قرآن سے ہیں ان کا وجود قرآن سے ہی ہے لحاظہ آپ طالب علموں کے لیے کس قدر بڑا برکت کا جملہ ہے کہ آپکے قدموں کے نیچے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں تو استاد کا کیا عالم ہو گا استاد کے لیے حضور نے کوئی احادیث بیان ہی نہیں کی طالب علم کے لیے کہا ہے استاد کے لیے نہیں کہا اس لیے کہ وہ شائد الفاظ سے بھی بڑے ہو گا۔

ہئ ایک طالب علم کی تو یہ حیثیت ہے کہ اس کے قدموں کے نیچے فرشتے اپنے نورانی پروں کو بچھائیں تو استاد کی کیا ہو گی تو الحمداللہ آپ قرآن کے طالب علم ہیں آپ قرآن کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں تو یہ بہت بڑی برکت ہے اللہ ہمیں ساری زندگی قرآن کا طالب علم بنائے ہم قرآن کے ہی طالب علم بنے ہم قرآن کے ہی طلباء بنے چاہے کسی بھی شکل میں ہو یہی زندگی کا اصل معاملہ ہے اور یہی مطلوب ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ آپ فرماتے ہیں کہ

''حقیقتِ قرآن اللہ کی ذات ہے''

قرآن کی جو حقیقت ہے وہ اللہ کی ذات ہے اسی لیے آپ فرماتے ہیں **''حقیقت قرآن حقیقت کعبہ سے بھی افضل ہے اور حقیقت قرآن حقیقت محمد یہ سے بھی افضل ہے''** ان دونوں سے قرآن پاک کی حقیقت بڑی ہے کیونکہ قرآن کی حقیقت اللہ کی ذات ہے تو الحمداللہ یہ سعادت ہے آپ شوق و ذوق سے شامل ہو رہے ہیں بعض بچیاں یہاں پڑھتی ہیں ان کو بھی یہ کلاس مل گئی ہے چلیں ان کے لیے بھی موقع ہے بہت بڑا کہ وہ بھی اس کو ذوق سے سمجھیں شائد زندگی بدل جائے شائد اصلیت کی طرف اللہ لے جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی لاٹری لگ گئی ہے کہ پڑھنے تو وہ اکاونٹینگ آئی تھی فزکس آئی تھی لیکن ساتھ میں جو نگے میں ان کو قرآن کی کلاس مل گئی ان کو لگ رہا ہے کہ یہ ہمارے لیے ایک ایکسٹرا کلاس ہے نہیں جی آپ کی اصلی کلاس ہی یہ ہے باقی کلاس اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہیں۔ لحاظہ یہ بڑی برکت کا سبب ہے کہ آپ سب اس میں شامل ہو رہے ہیں۔

سورۃ الملک عام طور پر پڑھی گھر میں پڑھی جانے والی سورۃ ہے اور یہ بھی پانچ سورتے میں شامل ہے ہماری بزرگ خواتین اس کو بہت پڑھتی ہیں گھروں میں اس کو بہت پڑھا جاتا ہے سورۃ الملک **سورۃ الملک اور میری جو دادی جان ہیں ان کو باقاعدہ یہ سورۃ زبانی یاد ہے وہ اکثر اس کو پڑھا کرتی ہیں** اس کے قریب بیٹھ کر لیکن اگر میں ان سے پوچھوں کہ اس کا ترجمہ کیا ہے وہ ان کو نہیں آتا لیکن یاد ہے پوری بڑے عرصے سے پڑھ رہے ہیں چالیس پنتالس پچپاس سال ہو گئے لیکن ترجمہ نہیں آتا ان کو تو غیر میں خوش بھی ہوتا ہوں ہنستا بھی ہوں اتنی اچھی آپ کو پڑھنی آتی ہے لیکن آپ کو اس کا معنی اور مفہوم نہیں آتا خیر اس کو بہت لوگ پڑھتے ہیں عام طور پر اس کو عذاب قبر سے نجات کی سورۃ کہا جاتا ہے

عذاب قبر سے نجات دینے والی سورۃ ہے اس کی تائید میں کچھ احادیث بھی ہیں اس سورۃ کی شان بھی حضور علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔

ترمذی شریف کی احادیث ہے۔

''حضور علیہ السلام کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کیا اس کو یہ علم نہیں تھا کہ نیچے قبر ہے اس کو علم نہیں تھا اس کو پتہ نہیں تھا جیسے دیکھیں آپ بہت ساری جھگوں پر جاتے ہیں تو کیا پتہ ہو کہ نیچے کوئی قبرستان ہے کوئی نہیں پتہ اب جہاں پر ہم بیٹھ کر درس دے رہے ہیں پتہ نہیں اس زمین کے نیچے کیا تھا آج سے دو ہزار سال پہلے تو لحاظہ

کوئی پتہ نہیں کہ زمین کے نیچے کون ہے کہاں کہاں قبرستان بنے ہوئے وہ وینش ہو گئے قبریں مٹ گئی وہاں عمارتیں بن گئی نیچے قبرستان ہے تو ایسا ہو سکتا ہے تو فرمایا کہ اس کو یہ علم نہیں تھا کہ نیچے قبر ہے بس اچانک انہوں نے سنا کہ کوئی آدمی سورۃ الملک پڑھ رہا ہے انہوں نے سنا کہ کوئی آدمی سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے اس سورۃ کو ختم بھی کیا یعنی پوری سورۃ پڑھی اس نے آواز جو آ رہی تھی وہ صحابی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرہ عرض کیا کہ حضور میں نے یہ دیکھا ہے آج یہ سنا ہے مجھے آواز آئی ہے سورۃ الملک کی حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورۃ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو روکنے والی ہے اور یہ سورۃ اپنے قارئین کو عذاب قبر سے نجات دلانے والی ہے اپنے پڑھنے والے کو **عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔**

حضرت ابو ہریرہؓ یہ بھی ترمذی شریف کی احادیث ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''اللہ کے قرآن میں سورۃ ہے جس کی صرف تیس آیتیں ہیں ایک سورۃ ہے جس کی صرف تیس آیتیں ہیں اس سورۃ نے ایک آدمی سے اللہ کے لیے شفاعت کی یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا''۔ دو احادیثیں ہو گئی کہ **یہ سورۃ شفاعت بھی کر سکتی ہے بخشوا بھی سکے گی قیامت کے دن۔**

حضور علیہ السلام کا ایک عمل حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرما رہی ہیں کہ حضور علیہ السلام کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر رات سفر ہو یا گھر ہو آپ سورۃ سجدہ اور سورۃ الملک پڑھا کرتی تھی ہر رات سورۃ سجدہ اور سورۃ الملک یہ حضور کا طریقہ تھا حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ اس کی راوی ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ نے ایک شخص کو کہا کہ میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ اس نے کہا ضرور دیجیے بڑی مہربانی آپ کی ضرور دیجیے تو آپ نے فرمایا سورۃ الملک پڑھا کرو اپنی بیوی کو بھی سیکھاؤ اپنی ساری اولاد کو اپنے گھر کے بچوں کو سورۃ الملک پڑھا کرو اپنی بیوی کو بھی سیکھاؤ اپنی ساری اولاد کو بھی سیکھاؤ اپنے پڑوسیوں کو بھی سیکھاؤ سبحان اللہ اولاد کو بھی کہا بیوی کو بھی کہا اور بچوں کو بھی کہا پڑوسیوں کو بھی کہا کیونکہ یہ نجات دینے والی سورۃ ہے یہ قیامت کے دن اپنے رب کے حضور اپنے قاری کے لیے جھگڑا کرے گی اور اس کو عذاب سے بچا لے گئی۔

احادیث

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میری امت کے ہر مرد اور عورت کو یہ سورۃ یاد ہو سبحان اللہ یہ حضور کا ارشاد ہے سورۃ الملک کے بارے میں یہ احادیثیں آپ کے سامنے ہیں جن سے یہ پتہ چلا کہ اس سورۃ کا بہت زیادہ معاملہ بڑا ہے عذاب قبر سے نجات ہے قیامت کے دن کی نجات ہے خاص طور پر حضور کا عمل بھی رات کو اس کو پڑھنا اس میں آ گیا اور حضرت ابن عباس نے تو یہ بھی کہا ہے کہ خود بھی سیکھو سیکھاؤ اور پڑوسیوں کو بھی سیکھاؤ اتنا اس سورۃ کو پھیلاؤ لوگوں کو بتاؤ لحاظہ اس لیے ہم نے قرآن آسان کورس میں اس کو منتخب کیا کہ اس سورۃ کو بھی ہم اچھی طرح ترجمے اور تفسیر سے پڑھ لیں کہ اللہ نے کیا اس میں خوبصورت مضامین بیان کیے ہیں صرف تیس آیتیں ہیں جو کہ بڑی مناسب سی آیتیں ہیں موضوعات بھی دو چار رہی ہیں لیکن بڑے پوورفل ہیں سورۃ مکی ہے **اور مکی سورۃ کا جو زیادہ تر انداز ہوتا ہے وہ فکر آخرت ہوتی ہے یاد کر آخرت ہوتا ہے عقیدہ آخرت ہوتا ہے** یہ مکی سورتوں کی پہنچان ہے مکی سورتوں میں زیادہ تر عذاب کا ذکر ہے آخرت کا ذکر قیامت کا ذکر یہ مکی سورۃ کی پہچان ہے مکی سورتوں میں یہ ہے اور جو مدنی سورتیں جو ہوتی ہیں ان میں انداز زرہ اور ہوتا ہے مدنی سورتوں میں زیادہ تر معاشرت کا بیان ہوتا ہے رہن سہن کاروبار میاں بیوی کے معاملات اور معاشرے کو کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے یہ زیادہ تر مدنی سورتوں کا عنوان ہوتا ہے مدنی سورتوں کے مضوعات ایسے ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ تھی حضور جب مدینے آئے تو آپ نے ایک سٹیٹ اپنی بنائی اللہ نے پھر اس سٹیٹ کے لیے احکامات اتارے کس طرح رہنا ہے ہمسایوں کیساتھ بیوی بچوں کیساتھ گھر والوں کیساتھ دوست احباب کیساتھ تو یہ طور طریقے سیکھانے کے لیے مدنی سورتیں اتاری گئی عقائد بیان کرنے کے لیے مکی سورتیں اتاری گئی تو یہ دونوں سورتوں کا انداز آپ کے ذہن میں رہنا چاہیے یہ بھی مکی سورۃ ہے اس کا انداز بھی وہی ہے جو واقعہ سورۃ کا تھا جس میں بھی آخرت کا ذکر قیامت کا ذکر بہت اللہ نے فرمایا ہے اور بار بار اسی طرف توجہ دلائی ہے آیئے آج ہم اس کی پہلی کچھ آیتیں پڑھیں گے۔

آیت نمبر 1-11

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ o الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُo الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَاتَرٰی فِی خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَهَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍo ثُمَّ ارْجِعِ الْبُصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًاوَّهُوَ حَسِیْر''o وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَاَ بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْماً لِّلشَیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِo وَلِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرِoاِذَآ اُلْقُوْ فِیْهَا سَمِعُوْ لَهَا شَهِیْقًاوَّهِیَ تَفُوْرُoتُکَادُ تَمَیَّزُمِنَ الْغَیْظِ کُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجُ'' سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآاَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْر''o قَالُوْ بَلٰی قَدْ جَآ ءَ نَا نَذِیْر''o فَکَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَانَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْ ءٍاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ کَبِیْرِo وَقَالُوْ لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْنَعْقِلُ مَاکُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ فَاعْتَرَo فُوْ بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًالِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ o

ترجمہ:اللہ ارشاد فرماتا ہے

تَبٰرَکَ الَّذِیْ وہ ذات بڑی برکت والی ہے **بِیَدِهِ الْمُلْکُ** جس کے ہاتھ میں سارے جہانوں کی بادشاہی ہے **وَهُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر** وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے **الَّذِی** اس کی ذات وہ **الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ** ا جس نے موت کو پیدا کیا **وَالْحَیٰوۃ** اورزندگی کو پیدا کیا کیوں پیدا کیا **لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً** تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے **وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْماً لِّلشَیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْر** اورہم نے شیطانوں کو مار کے بھاگنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اورہم نے ان کے لیے دہکتی آگ کا عذاب تیار کرر کھا ہے **وَلِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّم** اور جنہوں نے انکار کیا اپنے رب کا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے **وَبِئْسَ الْمَصِیْر** اوروہ بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے **اِذَآ اُلْقُوْ فِیْهَا سَمِعُوْ لَهَا شَهِیْقًاوَّهِیَ تَفُوْر** جب وہ اس میں ڈالیں جائیں گے تو اس کی زوردار گرج سنیں گے اوروہ جوش ماررہی ہوگی **تَکَادُ تَمَیَّزُمِنَ الْغَیْظ** اورایسا معلوم ہوتا ہے گویہ عذب کے مارے پٹ جائے گی **کُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْج'' سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآاَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْر''** اور جب بھی اس میں کوئی جتھا کوئی گروپ کوئی گروہ جھونکا جائےگا تو ان کے دوزخ کے محفوظ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا **قَالُو** وہ کہیں **بَلٰی** گے کیوں نہیں آیا تھا ضرور آیا تھا **قَدْ جَآ ءَ نَا نَذِیْر''** بے شک ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا ہم **فَکَذَّبْنَا** نے اس کو جھٹلا دیا اورہم نے **وَقُلْنَا مَانَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْ ءٍ** کہا اللہ نے تو کوئی وحی اتاری نہیں ہے اللہ نے تو کوئی شے نہیں اتاری ھا**اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ کَبِیْر** تم لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا **وَقَالُوْ لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْنَعْقِلُ مَاکُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِیْر** ہو وہ کہیں گے کاش ہم ان کی نصیحت کو سنتے اور سمجھ لیتے تو آج ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے **فَاعْتَرَ فُوْ بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًالِّاَصْحٰبِ السَّعِیْر** اس روز وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے تو پھٹکار ہو جہنم والوں پر

بڑی پراثر بڑی خوبصورت بات میں اللہ نے انداز یہاں پر اختیار کیا ہے یہ پہلا جملہ سورۃ الملک اور اونتسویں پارے کا بھی پہلا جملہ ہے تبرک الذی مبارک ہے وہ ذات برکت والی ہے وہ ذات برکت کا ذکر کیا اللہ نے اور برکت کو بیان کرنا بہت ضروری ہے برکت سمجھنا بہت ضروری ہے کہ برکت ہوتی کیا ہے برکت یاد رکھیں

''برکت کم شے کا بڑا کام کر جانا برکت ہوتی ہے تھوڑی میں پوری ہو جانے کو برکت کہتے ہیں''۔

مثال

ایک شخص بیس ہزار روپے کماتا ہے اس کے گھر کے سارے کام کاج بیس ہزار روپے میں ہو جائیں بل کھانے پینے کے معاملات بھی ہر شے یہ بظاہر بڑے تھوڑے سے پیسے ہیں لیکن اگر اتنے میں پندرہ بیس ہزار میں اس کا گھر چل رہا ہے وہ بڑا خوش ہے اور اس کو اس میں کوئی تکلیف نہیں تو سمجھ لو اس کے بیس ہزار میں کیا ہے برکت ہے۔

اور اگر ایک شخص دو لاکھ کماتا ہے لیکن اس کے گھر میں اسی طرح رونا لڑائی جھگڑا افساد پیسہ پیسہ پیسہ ہو رہی ہے کوئی شے نہیں نہ جیب میں کوئی شے نہ بچوں کے پاس کوئی شے نہ میاں کے پاس کوئی شے آپس میں لڑتے ہیں جگڑتے ہیں اور پتہ نہیں جاتے کہاں ہیں اور وہ دو لاکھ بھی بے برکتا ہے تو برکت کہتے ہیں تھوڑی شے میں زیادہ ہونے کو کم وقت میں زیادہ کام کرنا برکت کہلاتا ہے تھوڑے وقت میں زیادہ کام کرنا اسے برکت کہتے ہیں تو اللہ فرما رہا ہے کہ برکت والی ذات میری ہے یعنی میں برکت والا ہوں **تبر ک الذی** مبارک ہے وہ ذات برکت والی ہے وہ ذات منیزہ ہے برتر ہے اگر تم یہ چیز حاصل کرنا چاہتے ہو کہ میری زندگی میں بھی ایسا ہو جائے کہ میں تھوڑے میں زیادہ معاملات میں آجاؤں اس کے لیے ظاہر ہے برکت والے کے پاس جانا ہو گا جہاں سے برکت ملے گی۔

آج ہمارے گھروں کی ناہوستیں جو ہیں اس کا سبب یہی ہے نہ بئی رات کو دو تین بجے سونا ہے اور فجر کے وقت جونہی اذان ہونی ہے اٹھنا جو ہے موت لگتا ہے اور صبح دس بارہ بجے اٹھنا ہے سر بھاری ہے آنکھیں جل رہی ہیں کندھے درد کر رہے ہیں اسی طرح اٹھ کر مانوس شکل لے کر کاروبار کی طرف چل پڑنا ہے گھر کے اندر نہ کوئی دینی ماحول ہے نہ کوئی درس قرآن کا ماحول ہے نہ کوئی گھر میں نماز نیکی قرآن کا کوئی رنگ ہے بئی کیا تم چاہتے ہو اس گھر میں کیا کوئی فرشتے اتریں گے اس گھر میں ناہوست ہی اترنی ہے لڑائیاں جھگڑے فساد اور آپس میں لڑائیاں ہی اترنی ہیں جس گھر میں نا دینی ماحول نہ وہاں پر کوئی اس طرح کا رنگ پھر کہتے ہیں دیکھیں جی ہمارے گھر میں برکت کوئی نہیں ہے بئی برکت کیسے آئے گی تین بجے تم رات کے سو رہے ہو اور سارا جو تم نے وقت جو ہے بے دینی میں گزارا ہے اور صرف ایک بندہ بے دین نہیں ہے پورے کا پورا گھر ہی بے دین ہے اور مطلب اس گھر کی سربراہ سے لے کر اس گھر کے مرد سربراہ سے لے کر بچوں سے لے کر جتنے لوگ ہیں وہ سارے ہی ایسے ہیں

تو کیا ہو گا؟؟ یار بے شک باہر دس گاڑیاں کھڑی کر لو تمہارے گھر میں سکون نہیں آسکتا برکت نہیں آسکتی کیونکہ تمہارا رابطہ برکت والے سے نہیں ہے برکت والا خدا ہے برکت والا اللہ ہے یہ اصل میں ہمارے گھروں کی ناہوستوں کا سہی سبب ہے جو ہم سارا سارا دن بے دینی میں گزارتے ہیں راتوں کو بھی بے دینی میں گزارتے ہیں صبح سو جاتے ہیں تو ایسا نہیں ہونا چاہیے انشاءاللہ

لحاظہ برکت نہیں ہو گی پھر برکت وہی پر ہے **جہاں اللہ کا ذکر ہے کیونکہ اللہ برکت والا ہے تو اللہ آئے گا تو اس کے ذکر میں برکت بھی ساتھ ہی آئے گی خودی برکت آئے گی کرم ہو گا** جو اس چیز کی شکایت کرتا رہتا ہے دوسروں سے اور یوں سمجھ لیں کہ وہ یہ کام نہیں کرنا چاہتا اس کو کہا جائے نماز پڑھا کرو قرآن پڑھا کرو بئی درس میں بیٹھا کرو اپنے گھر میں درس قرآن کا ماحول بناؤ معاملات میں ایسا کرو وہ آگے سے کہتا ہے نہیں آپ مجھے نہ تعویذ دے دیں آپ مجھے نہ فلاں دے دیں تو اپنی طرف سے نہ بڑا پاپو بنتا ہے وہ بندہ مطلب وہ اپنی طرف سے اتنا چالاک ہے کہ وہ اللہ کو بھی ڈوچ کر رہا ہے بئی بڑے پاپو ہیں آپ آپ یہ نہیں کرنا چاہتے سارا کچھ اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں خوشیاں بھی رہیں آپ بڑے چالاک ہیں آپ بڑے ہوشیار ہیں تیری ہوشیاری کو سو توپوں کی سلامی دینی چاہیے کہ توں کرتا کچھ بھی نہیں اور چاہتا توں کے ٹو کی بلندی ہے ٹھنڈی ہوائیں ہیں اور نرم زندگی ہے تو مبارک ذات اللہ کی ہے **تبرک الذی** وہ ذات برکت والی ہے سبحان اللہ

تمہیں برکت چاہیے آجاؤ لے لو جو چاہتے ہو آؤ لے لو فراڈ بازیاں چھوڑو نہ تو کہا گیا برکت والی میری ذات ہے **بیدہ الملک** بڑی پاور ہے اس آیت میں میں جب بھی اس کو پڑھتا ہوں پڑھتا ہوں بڑا مزہ آتا ہے بیدہ الملک اس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اس کے ہاتھ میں سب سے بڑا ہونا ہے ملک اس کا ہے یہ ملک اس کا ہے سبحان اللہ یہ بادشاہی اسکی ہے بئی دریا میں رہنا ہو اور مگر مچھ سے ویر ہو یہ تو فضول بات ہے آپ نے جب اس کے ملک میں رہنا ہے تو اس کے ملک کے قائدے پورے کرو جتنی جلدی یہ بات سمجھ جاؤ گے اتنی

جلدی رحمت پا جاؤ گے اتنی جلدی کرم پا جاؤ گے زندگی کو خوشگوار کر و گے کہ ملک اس کا ہے میری کیا مجال ہے کہ میں اپنے ملک کے اس سر براہ سے بگاڑ دوں جو اس ملک کا مالک ہے تو اللہ فرما رہا ہے کہ میرے ہاتھ میں ملک ہے اور صرف اتنا نہیں کہا **وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْر** صرف میں چپ کر کے حکومت نہیں کر رہا بلکہ میرے ہاتھ میں قدرت بھی ہے اگر میں چاہوں تو ہر شے کو ذبت کر لوں ہر شے کی قدرت میرے پاس ہے تمہارا رزق تمہاری صحت تمہاری برکتیں تمہاری رحمتیں میری قدرتوں کیساتھ چل رہی ہیں تمہارا سانس جو اندر گیا ہے باہر نکلے میری اجازت کے بغیر ہو نہیں سکتا جو باہر گیا ہے وہ اندر واپس جائے میری اجازت کے بغیر ہو نہیں سکتا میری قدرت ہے یہ جو ہو رہا ہے میری قدرت سے ہو رہا ہے کسی کا جادو تمہارے رزق کو نہیں روک سکتا کسی کی بددعا تمہارے رزق کو نہیں روک سکتی کوئی تمہارا فیض جزب نہیں کر سکتا میرا فیض فلاں لے گیا ہے فضول بات ہے ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا تمہارا رزق تمہارے منہ کے علاوہ کسی منہ بھی نہیں جائے گا کوئی اولا د روک نہیں سکتا کوئی اولا د بند نہیں کر سکتا کوئی تمہاری دکان بند نہیں کر سکتا یہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اللہ نے اس آیت میں واضح کر دیا کہ خبر دار کسی نے سوچنے کی بھی جسارت کی کہ میرے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں یہ چیزیں ہیں میری ہیں یہ **وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْر** اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے خوبصورت آیت کے بعد اللہ راز کھولنے لگا ہے زرہ دھیان رکھیے گا۔۔۔

اپنی ایک اور نشانی بیان کر رہا ہے **الَّذِی** وہ وہی ہے تم پہچاننا چاہتے ہو مجھے مجھے دیکھنا چاہتے ہو میری ذات وہ ہے **الَّذِی خَلَقَ الْمَوْتَ** جس نے موت کو پیدا کیا **وَالْحَیٰوۃ** اور زندگی کو پیدا کیا دیکھیے ترتیب زرہ عجیب سی ہے پہلے زندگی کا ذکر ہونا چاہیے تھا اور پھر موت کا ہونا چاہیے تھا بھئی پہلے زندگی آتی ہے تو موت آتی ہے یہ کیا ہو گیا یہ الٹا دیا ہے پہلے کہا میں نے موت پیدا کی اور پھر زندگی پیدا کی ترتیب دیکھیں اور اس کو سمجھنا ہے یہی اصل میں قرآن کے اندر درق ہے یہی قرآن کے اندر جانا ہے۔

قرآن میں غوطہ زن ہو اے مردِ مسلمان خدا عطا کرے گا تجھے جدتِ کردار

وہ غوطہ ہے اب کیا؟؟ موت پہلے پیدا کر دی اور حیات بعد میں پیدا کر دی اللہ اصل میں اس کے پیچھے معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے یہ جو بات کی ہے کہ میں نے موت کو اس لیے پہلے پیدا کیا ہے کہ ہمیشہ جو بھی شخص دنیا میں پہلے آئے گا جو بھی شخص دنیا میں زندگی کو لے کر پہلے آئے گا زندگی بعد میں پیدا ہو گی ہم اس کا مرنا پہلے لکھ دیں گے موت پہلے اس کی لکھ دی جائے گی زندہ ہونا بعد میں لکھ دیا جائے گا ایسا اس لیے کیا جائے گا کہ یہ نہ ہو کہ کل کو وہ شخص جو ہے جب زندگی میں آئے تو موت بول جائے وہ موت کو فراموش کر دے اللہ فرما رہا ہے کہ تجھے زندہ بعد میں کیا ہے پہلے تیری موت کا دن select ہے یہ بہت بڑا انداز ہے اللہ کا وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے موت پہلے پیدا کر دی اللہ اکبر

اسی لیے حضور علیہ السلام کا ایک ارشاد اس ذمن میں بہت خوبصورت ہے

آپ فرماتے ہیں کہ اپنی صحت کو بیماری سے پہلے جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور فرصت کو مصروفیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھ لو اور کچھ کر لو تو نہیں جانتا کل تیرا کیا مقام ہو گا اللہ۔

لحاظہ اللہ تعالی نے یہ بات کر کے واضح کر دیا کہ میں نے جو زندہ ہیں ان کی موت پہلے لکھی ہے لحاظہ غنیمت سمجھ لو تمہیں جو مل گیا ہے سمجھ لو یہی ہے تمہارے لیے اب وقت تھوڑا ہے اب وقت کافی نہیں ہے تمہارے پاس اب وقت کم ہے کسی بھی وقت ہم وہ پہلا لکھا ہوا جو ہے وہ تم پر غالب کر سکتے ہیں اس لیے کہ وہ پہلے لکھا تھا زندگی بعد میں لکھی ہے اللہ کیوں یہ دونوں کام کیے ہم نے زندگی اور موت کو کیوں پیدا کیا حد کر دی **لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا** ہم نے دونوں اس لیے پیدا کیے ہیں تا کہ ہم آزمائیں کہ تم میں سے کون بہترین کام کرتا ہے آزمائش کے لیے زندگی اور موت کو تخلیق کیا ہم نے اس لیے بنایا اس کا مقصد آزمانا ہے لحاظہ اسی لیے اللہ نے موت کے وقت کو پوشیدہ رکھا ہے چھو پا کر رکھا ہے کسی کو بیان نہیں کیا آج تک کوئی deadth date day time کوئی جان نہیں سکا اگر اس کو بتا دیا جاتا تو عمل کی بہتری کا پتہ نہیں چل سکتا تھا بھئی جس کو پتہ ہے میرا فلاں دن وقت موت کا وقت ہے وہ اس سے پہلے پہلے حج کر لے گا نیکیاں کر لے گا کیونکہ اس کو پتہ ہے اس دن میں نے چلے جانا ہے تو ظاہر ہے وہ لگا رہے گا اور اگر کوئی برا شخص ہے تو وہ بھی اس دن سے پہلے ہزاروں قاتل کر ڈالے گا وہ کہے گا میں نے اس دن مر ہی جانا ہے اس سے پہلے پہلے کر لو جو کرنا ہے شراب پی لو قاتل کر لو برائیاں کر لو جتنی کرنی ہیں کیونکہ اس دن میں نے مر جانا ہے برے کے لیے بھی بتا دینا خطرناک ہے اور اچھے کے لیے بھی اس نے جا کر نیکیاں کر کے فارغ تو اللہ نے اس کو چھو پا کر رکھا تا کہ اس کو علم ہی نہ ہو کہ اس نے کس وقت چلے جانا ہے اب یہی وہ چیز ہے جو ہمیں اللہ کے آگے امتحان میں ڈال دیتی ہے اب نیکیاں کرنی ہیں پتہ نہیں کل کا دن ہے یا نہیں ہے اچھائیاں کرنی ہیں پتہ نہیں کل کا دن ہے

یا نہیں ہے تو یہ سب کچھ جو ہے ساتھ ساتھ ہے اللہ نے فرمایا زندگی اور موت کا صرف پیدا کرنے کا مقصد تمہاری آزمائش ہے ہم نے آزمانا ہے ہم نے آزمانا ہے ہم نے آزمانا ہے آزمانا ہے یہ تم آئے ہی یہاں آزمائش کے لیے ہوا متحان ہورہا ہے کسی کا چالیس سال کسی کا پچاس سال کسی کا بیس سال کسی کا ستر سال امتحان کا وقت کتنا ہے کسی کو علم نہیں ہے لیکن سب آزمائے جارہے ہیں عزیب ہے آزمایا جارہا ہے امیر ہے آزمایا جارہا ہے نیک ہے آزمایا جارہا ہے برا ہے آزمایا جارہا ہے جوان ہے آزمایا جارہا ہے بوڑھا ہے آزمایا جا رہا ہے مرد ہے آزمایا جارہا ہے عورت ہے آزمائی جارہی ہے ہم تمہیں آزمارہے ہیں بس اور کچھ بھی نہیں

مثال

آپ نے دیکھا ہوگا بچپن میں اکثر ہمارے ساتھ ایسے ہوتا ہے ہوا ہوگا تو آگے سے ہم react کرتے ہیں اور بعد میں کہتا ہے او میں تو تمہیں آزمارہا تھا میں تو تمہیں آزما رہا تھا بس تم مجھ سے لڑ پڑے ہوا واقعی یار غلط ہو گیا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اور کچھ ایسا ہی ہوگا جب ہم یہ غلطیاں کر کے وہاں پہنچے گے اللہ کہے گا بے وقوف تمہیں آزمانے کے لیے یہ کیا تمہیں آزمانے کے لیے دکھ دیا غم دیا پریشانی دی ناکامی دی تمہیں رولایا تھوڑا سا ہم نے آزمانے کے لیے کیا تھا تو وہاں مار کر لوگوں کو آ گیا ہے تو نے قاتل کر ڈالے تو نے لوگوں کو قاتل زیادتی ظلم ہم نے آزمانے کے لیے یہ کام کیا۔ کہ تو کرتا کیا ہے تو دیکھیں کیا خوبصورت جملہ کہا قرآن میں اگر یہ تم نے نہیں سنا تو تمہاری کمزوری ہے ہم نے تو تمہیں آزمانے کے لیے زندگی دی ہے۔

ساری زندگی اللہ کیا کرر ہا ہے؟؟؟؟ آزمارہا ہے وہ آزمارہا ہے ہر وقت آزمارہا ہے بس وہ ٹیسٹ لے رہا ہے کہ کیا کرتا ہے میرا بندہ اب اس کے ساتھ یہ عمل کرواتا ہوں اب یہ عمل کرواتا ہوں کیا کرتا ہے جو کوئی نہیں سمجھتا اس کو وہ پھر بہت بڑی غلطیاں کرتے ہیں پھر اسی لیے جو شیخ ہوتا ہے جو پیر ہوتے ہیں جو تمہیں تربیت دیتا ہے وہ تمہیں اسی لیے تمہیں بار بار آزمائشوں سے گزرتا ہے تاکہ تمہیں اسی سے اندازہ ہو جائے اللہ کی آزمائشوں کا اور پھر وہ تمہاری زندگی کو سیدھا کر دیتا ہے میں نے تمہیں آزما آزما کر اس قدر آزمایا ہے کہ تمہیں اب علم ہو گیا یہ سب کچھ آزمانے کے لیے ہے بعد میں وہ راضی بھی ہوتے ہیں خوش بھی ہوتے ہیں بعد میں وہ بڑا پیار بھی کرتے ہیں لیکن آزمانے کے لیے بہت کچھ کرتے ہیں اسی طرح اللہ بھی آزماتا ہے۔

پہلا اصول ہی سمجھ نہیں آیا نہ تو آگے جانے کا فائدہ نہیں ہے **اس سورۃ میں بہت بڑا اصول ہے ہر شخص میں تمہاری آزمائش ہے** شوہر تمہاری آزمائش ہے ماں باپ تمہاری آزمائش ہیں بیوی تمہاری آزمائش ہے اولاد تمہاری آزمائش ہے غریب ہونا آزمائش ہے امیر ہونا آزمائش ہے بیمار ہو جانا آزمائش ہے صحت مند ہونا بھی آزمائش ہے تمہارے پاس پیسے ہیں یہ بھی آزمائش ہے نہیں ہیں یہ بھی آزمائش ہے گناہ بھی آزمائش ہیں نیکی بھی آزمائش ہے تمہیں تو ہر حالت میں آزمایا جا رہا ہے تو پھر یہی وجہ ہے جب اللہ والے ان چیزوں کو سمجھ جاتے ہیں تو پھر یوں ہو جاتے ہیں لگا رہ توں آزمائشاں لیتا رہ وہ کوئی react نہیں کرتے نہ کوئی شکوہ کرتے ہیں نہ شکایت کرتے ہیں

اللہ والے نہ کوئی پھر شکوہ کرتے ہیں نہ شکایت کرتے ہیں شکایت کی یہ بھی آزمائش ہی ہو جانی ہے نہ کی یہ بھی آزمائش شکایت کر دی وہ بھی آزمائش ہے نہ کی وہ بھی آزمائش ہے تو چپ بہتر ہے خاموش ہوتے ہیں کسی سے کچھ نہیں کہتے کیونکہ وہ اس چیز کو اندر تک سمجھ چکے ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ آزمائش ہے مجھے چیک کیا جا رہا ہے کل قیامت کے دن کھل جائے گی ساری بات اللہ فرمائے گا آجا دیکھ لیا ہے تجھے میں نے تیرے اوپر بڑے دکھ ڈالے بڑی پریشانیاں ڈالی سارے معاملات تیرے دیکھ لیے اب آجا مجھ سے اجر لے لے کھول کر بیان کر دیا۔ **لِيَبْلُوَكُمْ** تا کہ وہ تمہیں آزمائے کوئی بھی ولی غوث کتب برا اچھا سب آزمائے جارہے ہیں **اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا** کہ تم کتنے اچھے عمل کرتے ہو اب دیکھیں یہاں احسن کا لفظ لگایا **Superlative degree good better best** آخری درجہ کہ تمہارے اعمال میں کتنا حسن پیدا ہورہا ہے میری آزمائش سے حسن پیدا ہو گا سن کو میری بات جو آزمایا نہیں جاتا اس کے عمل حسین نہیں ہو سکتے عمل اسی کے حسین ہوتے ہیں جو آزمایا جاتا ہے بئی دیکھو جب پریشانی دکھ آتا ہے تو پھر جب انسان نماز میں آنسو بہتا تا ہے تو وہ کیسا حسین عمل ہے وہ پہلے آیا ہی نہیں تھا جب تک وہ دکھ نہیں آیا تھا وہ دکھ آیا تو نماز میں آنسو آئے ہاتھ اٹھائے دعا کے لیے رو پڑے آنسو آ گئے حسین عمل ہو گیا تو احسن عمل اس وقت ہوتا ہے جب آپ پر آزمائش آئے تو اللہ فرمارہا ہے کہ **ہم تمہیں آزمائیں گے کہ تم میں سے بہترین عمل کون کرتا ہے یہ ہمارا طریقہ ہے** اور ہم اس کو کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے تم الٹے لٹکوں یا سیدھے لیٹ جاؤ ہمارا یہ عمل پیچھے نہیں ہٹا نا چپ کر کے سہتے جاؤ چیڑتے بھی جاؤ اور بات بھی نہیں کرنی لب سی لو اس لیے کہ ہم نے آزمانا ہے خاموشی

سے دیکھتے جاؤ اور دعا کرتے جاؤ مولا مجھے اس آزمائش پر پورا اتار دے مجھے آزمائش مفں پورا اتار دے ابھی آپ نے سورۃ یوسف پڑھی ہے آپ نے دیکھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا عمل کتنا پیارا ہے ہر بار انہوں نے یہی کہا ہے اے اللہ مجھے آزمائش پر پورا اتار دے پہلے یوسف کو لے گئے اور کہا کہ درندے کھا گئے کہا اے اللہ مجھے آزمائش پر پورا اتار دے پھر بنیاں مین کو لے گئے کہا وہ گرفتار ہو گیا ہے وہاں بھی کہا مولا آزمائش پر پورا اتار دے نبی بھی کہہ رہا ہے مجھے آزمائش پر پورا اتار دو تو ہم کیا ہیں ہم کون ہیں کیا اللہ کو ڈکٹیٹ کرتے ہیں کیوں آزمائش لے رہا ہے تو فضول بات ہے یہ میری کیوں لے رہا ہے کیوں نہ لے تیری آزمائش اتنا کرم کیا اتنا فضل کیا حضور ﷺ کا امتی بنایا انسان بنایا کوئی گدھا کوئی جانور بنا دیتا اتنے کرم کیے تھوڑا چیک کرنے دے نہ تو ایسا نہیں ہونا چاہیے بزرگ جو ہیں ان باتوں کو سمجھتے **وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ** ہیں وہ بڑا بخشنے والا بھی ہے عزت والا بھی ہے پھر کہا غلطی تم بہت کرو گے پھر تمہیں بخش دوں گا تسلی رکھو اس کے بعد پھر اپنی ایک علامت بیان کی **الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا** ہم نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے (سبحان اللہ) ہم نے اوپر نیچے سات آسمان تخلیق کیے یہ اللہ نے اپنی قدرت کا ایک بیان کیا ہے سات ایک پیارا جملہ کہا **مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ** تو تجھے میری اس بنائی ہوئی شے میں کوئی غلطی نظر آتی ہے کوئی خلل **فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ** زرہ نگاہ اٹھا کر دیکھ کیا تجھے کوئی دراڑ نظر آتی ہے ٹوٹا ہوا آسمان کہی سے نظر آئے **ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ** پھر بار بار نگاہ ڈالو **يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا** تیری نگاہ مایوس ہو کر لوٹ آئے **وَّهُوَ حَسِيْرٌ** "گی اور وہ تھکی ہو گی کہا تو اتنا دیکھے گا آسمان کو اس میں سے کوئی دراڑ کوئی ٹوٹا ہوا کونا نظر آ جائے۔لیکن تیری نگاہ تھک کر واپس آ جائے گی۔میرے آسمان میں تو کوئی۔۔۔نہیں دیکھا سکے گا ہمارا ایمان ہے

تو اللہ آسمان کو بڑے فخر سے بیان کر رہا ہے میں نے سات آسمان بنائے یہ جو پہلا ہے اس کے اوپر چھ اور ہیں یہ سات آسمان ہیں جن کو ہم نے تخلیق کیا ہے ہماری تخلیق میں اتنی خوبصورتی ہے کہ تمہیں کسی بھی جگہ ٹوٹا ہوا ہزاروں عربوں سالوں سے قائم ہے آسمان آج اس میں سے ابھی تک تمہیں کوئی خلل نظر نہیں آیا اور تمہاری جو ہے نظر تھک جائے گی ساتھ یہ کہا **وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ**۔اور ہم نے آسمانی دنیا کو ستاروں سے سجا دیا اور یہ ٹمٹماتے ہوئے رات کو خوبصورت ستارے نظر آتے ہیں یہ بھی میری قدرت کی علامت ہے ہم نے ان کو سجا دیا آراستہ کر دیا دنیا کے آسمان کو **وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ** وران ستاروں کو میں نے شیطانوں کو بگانے کا بھی ذریعہ بنایا شیطان آسمانی دنیا سے اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے اللہ کے اس نظام میں آپ دیکھتے ہیں آسمان سے ایک تارا ٹوٹ کر تیزی سے بھاگتا ہوا نظر آتا ہے جس کو ہم طور پر اصحابِ ثاقب کہتے ہیں اصحاب ثاقب سائنس کہتی ہے اسلامی دنیا میں اس کو شیطان کو بگانے کے لیے مارا جاتا ہے اس کا بھی اللہ ذکر کر رہا ہے یہ ستارے ہم نے نہ صرف خوبصورتی کے لیے بنائیں ہیں بلکہ انہی ستاروں سے شیطانوں کو مارتے بھی ہیں ہم نے ان کے لیے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رہا ہے جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا وہ بھی جہنم میں جائیں گے اور جہنم بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے۔اللہ

اللہ فرما رہا ہے جب یہ جھونکے جائیں گے اس میں سارے جتنے بھی ایسے لوگ ہوں گے جہنمی اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی زوردار گرج سنیں گے اس کی آواز جو ہے جہنم کی وہ ایسے ہی ہے جیسے بہت بڑی فیکٹری چل رہی ہو اس میں سے داڑام داڑام کی آوازیں آتی ہیں اس طرح کی آواز گرج سنیں گے اور وہ اور وہ جوش مار رہی ہو گی ابل رہی ہو گئی اس میں سے آتش فشاں کی طرح جس طرح اس میں سے لاوہ باہر ابلتا ہے گرم ایسے آگ باہر کی طرف ابال رہی ہو گی اور یوں لگتا ہے جیسے پٹ جائے گی غصے کیساتھ تو جہنم کا ایک منظر جو ہے اس کا ایک اللہ نے یہاں نقشہ کھنچا ہے کہ اس طرح سے اس کا منظر ہو گا کہ وہ دور سے جوش مارتی ہوئی نظر آئے گی اور اس کی گرج کی آواز وہ بھی یہ لوگ سنیں گے جب کوئی چھیتا اس میں گھونسا جائے گا تو دوزخ کے محافظ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا یہ بات اصل میں جہاں تک اللہ لانا چاہتا تھا تمہارے پاس کوئی بندہ نہیں آیا جس نے تمہیں نیکی کی طرف راغب کیا ہو ڈرانے والا دوزخ سے ڈرانے والا میری آیتوں کو پڑھانے والا میری جنت کی طرف بولانے والا کوئی نہیں آیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ جہنمی کوئی جائے جہنم میں اور وہ بغیر کسی تبلیغ کے کوئی پیغام کو سنے جائے یہ ہو ہی نہیں سکتا ضرور اس تک کیونکہ آگے وہ خود فرما رہا ہے اللہ کہ انہوں نے کہ وہ اقرار کریں گے **قَالُوْا بَلٰى** ہاں آیا تھا بے شک ہمارے پاس آیا تھا **قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ** "ہ یک شخص آیا تھا ہمارے پاس لیکن ہم نے اس کو جھٹلا دیا اس سے یہ **ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کسی شخص کو بغیر تبلیغ کے جہنم میں نہیں جانے دے گا ضرور اس کو تبلیغ پہنچے گی** اس تک اللہ کی بات رسول کی بات نیکی کی بات جائے گی وہ الگ بات ہے کہ وہ آگے کیا کرتا ہے اس کا لیکن وہ اس کو ضرور سنے گا کہ **میرے نبی کا پیغام یہ ہے قرآن کا پیغام یہ ہے اللہ کا پیغام یہ ہے** آج دیکھیں لوگ اپنی طرف سے بڑے معصوم بن جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں ان کو پتہ کوئی نہیں کتنا کام ہو رہا ہے دین کا کتنا لوگ دین کے لیے زندگیاں واقف کر گئے ہیں لیبڑی بڑی پڑھی ہیں دینی کتابوں سے اردو بازار چلے جاؤ کتابوں کے امبار لگے ہوئے ہیں ایک ایک آیت پر پوری پوری کتابیں لکھ کر علما چلے گئے تفسیریں لکھ کر احادیثوں پر ریسرچ کر کے کس قدر دین کا کام کیا گیا انٹرنیٹ بڑھا پڑھا ہے علماء کی تقریروں سے ریسرچ کے ساتھ اور کس قدر

دین کے اوپر محنت ہورہی ہے کوشش ہورہی ہے آیپ بن رہی ہیں سوفٹ ویر بن رہے ہیں لوگ کام کررہے ہیں **کتنی محنت ایک کلک کے اوپر پورا پورا قرآن رکھا گیا ہے** احادیثوں کو آپ کے موبائل تک پہنچادیا گیا ہے جو چاہے پڑھیں جو چاہے سنیں جس عالم کا جی چاہتا ہے نام لکھیں وہ عالم حاضر ہے آپ کے سامنے تقریر کرتا ہوا اور کیا چاہیے تجھے لاکھوں کروڑوں میل جا کر سننا تمہارے لیے ممکن نہیں ایک کلک کرو تمہارے لیے وہ عالم تمہارے موبائل کے اوپر تمہارے گھر میں آجائے گا جو چاہے سنو اس سے کس قدر آسانیاں کس قدر ڈرانے والے کس قدر اللہ کا دین پھیلانے والے لوگ محنت کررہے ہیں لوگوں کی کمریں ٹوٹ گئی ہیں دیں پھیلا پھیلا کر اعلان کر کر کے پیسے خرچ کیے جارہے ہیں لاکھوں عربوں روپے لگائے جارہے ہیں کہ لوگ دین سیکھ جائیں اذانوں کے لیے بڑے بڑے لاوڈ سپیکر لگے ہوئے ہیں دور تک اذان کی آواز جائے جمعوں کے انتظامات ہورہے ہیں علما سفر کررہے ہیں شہروں میں مالکوں میں جا جا کر دین کے درس دے رہے ہیں اور یہ جناب کہہ رہا ہے دیکھیں جی کام ہی کوئی نہیں مولوی صاحب کرتے اگر مولوی ٹھیک ہوں تو ہم بھی ٹھیک ہوجائے ہمیں کوئی پڑھائے تو ہم سنیں ایسے لوگوں کا جو انجام ہورہا ہے اس کا ذکر کیا جارہا ہے کہ **وہ باقاعدہ دوزخ کے محافظ اندر داخل ہونے والوں سے پوچھیں گے** اوئے تجھے کسی نے عقل نہیں سیکھائی تھی تیرے پاس کوئی نہیں آیا ڈرانے کے لیے تجھے کوئی بینر پڑھنے کو نہیں ملا تجھے کسی جگہ سے اذان کی آواز نہیں آئی تجھے کسی جگہ سے دعوت نہیں آئی کسی درس کی کسی نیکی کی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نہ آئی ہو آگے سے وہ کہے گا نہیں نہیں ہاں یاد آگیا کہ بینر ہم نے پڑھے تھے سیکن بھی ہم نے پڑھی تھی میسج بھی ہمیں آئے تھے ٹی وی پر بھی ہم نے دیکھا تھا نیٹ پر بھی ہم نے دیکھے تھے تو آئے تھے ان کی شکل دیکھی تھی ہم نے یہ سارے وہاں گیجی سے پکڑے جائیں گے سارے بد بخت اتنا کام کررہے ہیں اتنا کام کررہے ہیں گو میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ بھی enough نہیں ابھی بھی بڑی ضرورت ہے بہت ضرورت ہے لیکن اگر آپ in the true sense دیکھیں کام بہت ہورہا ہے میرا ابھی اس طرح سے نہیں ہے لیکن تیس دنوں میں کوئی ساٹھ لیکچر میرے ہوجاتے ہیں ساٹھ درس کوئی تیس دنوں میں ابھی اس طرح سے میں اپنے آپ کو نہیں پیش کرتا ہوں جو مجھے کرنا چاہیے

کیونکہ ساتھ میری جوپ بھی ہے میرے اپنے معاملات بھی ہیں لیکن جو علماء صرف کرتے ہی یہ ہیں ان کا earning بھی یہی ہے جن کا کام ہی صرف درس دریس ہے جن کا کام ہی صرف تقریریں کرنا ہے آپ ان کا اندازہ لگائیں ایک میرے جیسا شخص جس نے ساتھ اور بھی بہت سارے کام کرنے ہیں اس کا یہاں تک چلا گیا ہے تو ان کے کتنے درس ہوتے ہوں گے کتنی محنت کرتے ہیں لوگ تو وہ حیران ہوکر پوچھے گے کہ تو اڈے قل کوئی نہیں آیا تم نے بینر نہیں پڑھا تھا کسی جگہ تم نہیں گئے درس سننے کے لیے تمہیں کوئی موقع نہیں ملا پھر کہے گا نہیں ہاں میری بیوی نے بھی کہا تھا وہاں چلے جایا کرو میرے دوست نے بھی کہا تھا آجاؤ میرے ساتھ میرے رشتہ داروں نے بھی کہا تھا آؤ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں بڑے مجھے فون میسج آتے رہے لیکن ہم نے جھٹلا دیا ہم نے جھٹلا دیا اونہیں مولوی نے سارے میں آپے بڑا پڑھ پخت میں خودی بڑا سمجھدار میں خودی بڑا نیک میرے جیسا بندہ ہی کوءی نہیں یہ آئیں تو میں ان کو بتاؤں کہ دین کیا ہوتا ہے؟؟ ایسے جب بڑے ہوں گے دوزخ کے محافظ کہیں گے ہم تو۔۔کوئی نہیں آیا تمہارے پاس (اللہ)

ہم نے صاف صاف کہہ دیا کہ اللہ نے کوئی چیز اتاری نہیں ہے اور تم لوگ کھولی گمراہی میں ہو کاش ہم ان کی نصیحت سن لیتے اور سمجھ جاتے استغفراللہ

اب پچھتانے کا کیا فائدہ جب چڑیاں چگ گئی کھیت اب کچھ نہیں ہوسکتا

؎ وقت پر کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا   جل گیا جب کھیت تو برسا مینہ پھر کس کام کا

اب کھیت جل گیا ہے جناب اب اندر چلیں کاش ہم سنتے اور سمجھتے تو ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے اس کا مطلب ان لوگوں کے پاس جانے سے ان لوگوں کے پاس جانے سے ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے انسان جنتی بنتا ہے کہانا کہ ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے اگر ہم سمجھ لیتے سن لیتے جا کر بیٹھ جاتے دور کھڑے ہوکر گالیاں دینا دور کھڑے ہوکر نہ ملے نہ بیٹھے نہ ان کے پاس گئے۔

مثال

پچھلے دنوں مجھے ایک تجربہ ہوا ہے میرا کوئی کلپ آپلوڈ ہوا تھا وہ کلپ جو ہے اس میں میں نے بیعت کے حوالے سے بات کی ہوئی تھی اس میں تھا کوئی بچہ اس نے نیچے بہت سارے کمنٹ کیے بیعت کہاں ہوتی ہے بیعت صرف اللہ اور اس کے رسول کیساتھ ہونی چاہیے تھی اب بیعت کہاں سے نکل آئی یہ ہے وہ ہے اس نے کافی نیچے لکھا کوئی جواب نہیں دیا میں نے بئی جو فیس بک پر کمنٹ کررہا ہے اس کا مطلب یہ نہ خود serious ہے نہ یہ سمجھنا چاہتا ہے بئی جس نے پوچھنا ہے آکر پوچھے ہم سے ملے آکر فیس بک پر لکھتے جارہے

ہوتو میں نے اس پر کمنٹ کوئی جواب نہیں دیا نہ میں نے اس کو اتنی کوئی اہمیت دی میں نے کہا کوئی فضول ہی آدمی ہے لکھ رہا ہے نیچے لکھتا رہے تو پچھلے دنوں اس کا فون آ گیا مجھے اس نے کہا سر میں نہ اس نے جب اپنا نام لیا میں نے کہا یار یہ نام کہی پڑھا ہوا ہے میں نے یاد نہیں آ رہا کہتا ہے جی میں نے وکمنٹ کیا تھا آپ کی پوسٹ پر میں نے کہا اچھا اچھا بیٹے تم و ہو کہتا ہے جی میں ملنا چاہتا ہوں میں نے کہا آ جاؤ فلاں ٹائم پر آ جاؤ اکیڈمی وہ آیا آ کر ملا نو وان لڑکا تھا بڑا باشعور اچھا آدمی تھا داڑھی شریف بھی رکھی ہوئی تھی ملا بیٹھا آ کر گفتگو کی اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اس حوالے سے ویسے مجھ سے باتیں کرتا رہا جنرل مجھے دیکھتا رہا بار بار بڑی محبت سے بیٹھا رہا پانی شانی پیا باتیں ہوتی رہی پھر آدھا گھنٹہ بیٹھ کر اس نے کہا حضور مجھے اب اجازت دیں میں نے کہا اس طرح ہے اگر ٹائم ہو تو کل جمعہ ہے آ جانا کہتا ہے سر مجھے نعت بہت اچھی آتی ہے میں نعت پڑھ لیتا ہوں میں نے کہا تو پھر سناؤ اس نے دو شعر وہی بیٹھے بیٹھے مجھے سنائے اچھی آواز تھی میں نے کہا اچھا کل تم درس پر بھی آ جانا اگر ٹائم ملے کہتا ہے میں ضرور آؤں گا اگلے دن آیا جمعے کے دن اس نے پھر نعت بھی پڑھی درس سے پہلے بڑا خوش ہوا بیٹھ کر درس لیا بعد میں مل کر کھانا کھا کر سلام لے کر بڑی محبت سے چلا گیا کل پھر اس کا فون آیا اس نے کہا سر میں لاہور جا رہا ہوں میرا جی چاہ رہا ہے میں زیارت کر کے جاؤں میں نے کہا بیٹے ضرور آنا پھر نہیں آ سکا اس نے پھر فون کیا کہ میں نہیں آ سکا ہوں بڑی معزت ہے میرا دل بہت تڑپ رہا ہے کہ زیارت ہو جاتی تو اب میں اگلے جمعے ضرور آؤں گا بئ آ کر بیٹھو تو سہی ملو تو سہی دور بیٹھ کر تنقید کر رہے ہو اب وہ آ کر بیٹھا ہے اس نے وہ جملہ بولا ہی نہیں نہ تنقید کی ہے وہ سیدھا ہی اب بیعت کرنے کے لئے پھیر رہا ہے خود بیعت ہونے کے لیے آ رہا ہے یہ کیوں ہوتا ہے؟؟ ایسے لوگوں کا ایک ہی مرض ہے لکھا ہے سنتے اور سمجھتے ہم ان کو سنتے اور سمجھتے تو آج دوزخیوں میں سے نہ ہوتے تو یہی

مسئلہ ہے نہ نا بیٹھ کر سنا ان کو نہ ان کو سمجھا اور دنیا کا ہر برا انسان اسی مرض کا شکار ہے نہ وہ اللہ والوں کے پاس سنتا ہے بیٹھ کر اور نہ وہ ان کو سمجھتا ہے اور یوں دوزخیوں کی صف میں جا بیٹھتا ہے کیونکہ وہ نہ سننے میں آتے ہیں اور نہ سمجھنے میں آتے ہیں کوئی بھی شخص آپ کے سامنے ایسی بات کرے آپ صرف ان سے اتنا سوال کریں کہ محترم جس کے بارے میں تم کہہ رہے ہو کہ وہ ایسا ایسا ہے کبھی جا کر سنا ہے اس کو آپ سوال کرے اس کو کبھی آپ ان کے پاس جا کر بیٹھے ہو نہیں یار وہ فلاں کہہ رہا تھا وہ چچا کہہ رہا تھا بھائی کہہ رہا تھا دوست کہہ رہا تھا توں گیا ہے اس کے پاس جی میں تو نہیں گیا دل کرتا ہے تمہیں۔۔۔شرم نہیں آتی نہ تم ان کے پاس بیٹھے ہو نہ تم ان کے پاس گئے ہو تو ان کے بارے میں ایسے جملے کیسے کہتے ہو۔ جا کر بیٹھوں تو سہی ہاں پھر آ کر کہو میں گیا بھی تھا تو مجھے یہ چیز اچھی نہیں لگی وہ اتنا شرمندہ ہوا اس نے اس کلپ کا ذکر مجھ سے نہیں کیا کہی سر کہیں کہ تو وہ ہے لحاظہ یہ ہوتا ہے انسان سنتا اور سمجھتا نہیں ہے دوزخیوں میں چلا جاتا ہے اللہ ہمیں توفیق دے دیں اللہ ہمیں سننے اور سمجھنے کی توفیق دے آ گے کہا اللہ نے اس روز وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے اور پھٹکار ہو اہل جہنم پر لعنت ہو تم پر آج مان رہے ہو اللہ کہہ رہا ہے میری لعنت ہے تم پر زندگی میں نہیں مانا آج سامنے دہکتی ہوئی دوزخ آج سارے گناہوں کا اعتراف کر رہے ہو اٹھا کر پھینکوں ان سب کو اندر پھٹکار ہو اہل جہنم پر (بہت ہی عذب ناک جملہ ہے) پھٹکار لعنت کی بھی آخری سیٹج ہے کہ آج تم لوگ مان رہے ہو شرم نہیں آتی اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔

آیت نمبر 17-12

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۝ وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَکُمۡ اَوِ اجۡہَرُوۡا بِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝ اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ ہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ۝ ہُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِہَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِہٖ ؕ وَ اِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ ۝ ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ ۝ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ ۝

اللہ فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ بے شک جولوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لیے اللہ کی مغفرت اوراجرِ عظیم ہے **وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَکُمۡ اَوِ اجۡہَرُوۡا بِہٖ** تم اپنی بات آہستہ کہو یا بلند آواز سے (اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا) **اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ** بے شک وہ خوب جاننے والا ہے جو کچھ سینوں میں ہے **اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ** (نادانو!) کیا وہ نہیں جانتا (بندوں کے احوال) کو جس نے نہیں (انہیں) پیدا کیا ہو **وَ ہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ** وہ بڑا باریک بین ہر چیز سے باخبر ہے **ہُوَ الَّذِیۡ** وہی تو ہے **جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِہَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِہٖ** جس نے نرم کر دیا تمہارے لیے زمین کو پس (اطمینان سے) چلو اس کے راستوں پر اور کماؤ اس کے (دیے ہوئے) رزق سے **وَ اِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ** اور اسی کی طرف تم کو (قبروں سے) اٹھ کر جانا ہے **ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ** کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں غرق کر دے اور وہ زمین تھرتھر کانپنے لگے **اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا** کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ بھیج دے تم پر پتھر برسانے والی ہوا (استغفر اللہ) **فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ** تب تمہیں پتہ چلے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہوتا ہے۔

بے شک جولوگ اپنے رب سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں دیکھیں ایک بات تو سیدھی ہے جب اللہ دیکھ لیں گے جب قیامت کا دن آئے گا اس دن سارے ڈرئیں گے حالات ہی ایسے ہوں گے اس وقت ڈرنا کوئی معنی نہیں رکھے گا کوئی بڑے سے بڑا بھی اس وقت بہادر ہوگا تو وہ ڈرے گا اللہ کی ذات کا جو روپ ہوگا اس وقت کیا کیفیت ہوگی اس وقت کہ حضرت عیسی علیہ السلام جیسا نبی بھی جب اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالی ان سے ایک سوال پوچھیں گے وہ سوال یہ ہوگا کہ اے عیسی کیا تم نے کہا تھا کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں کیا تو نے یہ بات کی تھی کہ توں اللہ کا بیٹا ہے کیا ایسا کہا تو نے تو حضرت عیسی علیہ السلام اس قدر روپ میں آئیں گے اللہ کے کہ آپ کے جسم کے رشے سے خون ٹپک پڑے گا اور آپ کے جسم سے خون کی نہریں بہہ جائیں گی اتنا ڈر اتنا خوف اللہ کی بارگاہ کا اس وقت طاری ہوگا۔ وہ تو بئ دیکھ کر ہوگا نہ۔

حضور علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ

اس قدر وہاں لوگ ڈرئیں گے کہ اپنے ہی پسینے میں ڈوب جائیں گے جب انسان ڈرتا ہے نہ کسی شے سے تو اس کے ماتھے پر پسینہ آتا ہے اور وہ بڑھتا بڑھتا پسینہ ایک وقت آتا ہے وہ پسینہ جسم کے تمام اجزا تک پھیل جاتا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں جب وہ حاضری ہوگئی جو سامنے دیکھ کر ہوگئی انسان اپنے ہی پسینے میں ڈوب جائے گا لحاظہ وہ تو ہے دیکھ کر یہاں بات بڑی گہری ہو رہی ہے ک اللہ فرما رہا ہے میں ایسے دیکھنے کو پسند نہیں کرتا اس طرح کا دیکھنا نہیں چاہیے مجھے فرمایا بے شک جولوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں

آج کسی نے رب کو نہیں دیکھا اور کسی نے بھی اللہ کی زیارت نہیں کی ہے لیکن وہ ڈرے پھر بھی کہ میرا رب مجھے پوچھے گا میرا رب مجھ سے پوچھ کرے گا مجھ سے ایک ایک لمحے کا سوال ہونا ہے پھر آپ اندازہ کیجیے کس قدر نیک ہوسکتا ہے آدمی اور یہ ان سعادت مندوں کا حال بیان ہو رہا ہے جو اکیلے ہوں یا محفل میں ہوں جو بازار میں یا گھر میں ہو وہ کہیں پر بھی ہوں ان کے اندر جب یہ چیز موجود ہے کہ ان کا رب دیکھ رہا ہے اور وہ ڈر رہے ہیں اس سے تو پھر وہ کسی سورۃ بھی گناہ پر نہیں جائے گا گناہوں سے وہ پھر دور رہتے ہیں کیونکہ پھر ہر وقت ان یہ چیز یاد رہتی ہے (اللہ اکبر)

آپ خود اندازہ کروائیں **جس شخص کے دل میں یہ چیز گھر کر چکی ہو کہ اس کا رب اس کو دیکھ رہا ہے اور وہ رب سے ڈرتا ہے اور اس کو اللہ کا خوف ہے** اس کے لیے بالکل گناہ سے بچنا بہت آسان ہے بلکہ وہ سوچے گا بھی نہیں کرنا چاہے گا کرنا چاہے گا بھی تو نہیں کر سکے گا کیونکہ تصور گھر کر چکا ہے نہ دل میں کہ خدا کا خوف ہے نہ دل میں اللہ کا ڈر ہے آپ اندازہ کریں کہ اللہ نے کیسا راز کھول دیا ہے کہ اصل بندے میرے وہ ہیں جو مجھ سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں۔

آپ دیکھیں جب سورۃ بقرہ شروع ہوتی ہے اس میں بھی اللہ نے اس کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔۔وہ لوگ جو ایمان لائے غیب پر جو نظر نہیں آتا اس پر ایمان لائے وہ جو نظر آیا اس پر ایمان لائے وہ تو ٹھیک ہے نہ نظر آرہا اس پر ایمان لاؤ۔

مثال

مثلاً جب کوئی سو روپے میں سے ڈھائی روپے نکال لیتا ہے اسلام کہتا ہے یہ زکوۃ ہے ہر سو میں سے ڈھائی روپے نکالو اب بظاہر نظر آرہا ہے کہ ساڑھے ستانوے رہ گئے لیکن جو مومن ہے وہ کہتا ہے نہیں یہ ساڑھے ستانوے نہیں ہوئے یہ بڑھ گئے ہیں یہ زیادہ ہو گئے ہیں نظر آنے والا کہہ رہا ہے تیرا دماغ ٹھیک نہیں ہے ڈھائی روپے نکل گئے ہیں ساڑھے ستانوے رہ گئے ہیں مومن کہتا ہے تو بھی سمجھ نہیں رہا اللہ کہتا ہے ایمان اس پر رکھو جو نظر نہیں آرہا جو نظر تو نہیں آرہا ڈھائی روپے نکل گئے نظر آرہا ہے کہ ساڑھے ستانوے ہیں لیکن میرا ایمان یہ ہے کہ یہ بڑھ گئے ہیں کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں جو چیز چلی گئی ہے وہ کبھی کم نہیں ہوسکتی مومن کی بہت بڑی پہنچان اللہ بیان کر رہا ہے کہ وہ بن دیکھیں ڈرتا ہے وہ اس کو یہ حاجت نہیں ہے کہ قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا جائے وہ اس سے پہلے ہی وہ نیک ہوتا ہے بن دیکھے ڈرنا۔

آپ دیکھیں یہ اصول اگر لاگو کر دیا جائے اس اصول کو سمجھ لیا جائے اور کسی بندے کے دل میں اس کے خالق و مالک کا ڈر پیدا کر دیا جائے اگر کسی بندے کے دل میں یہ ڈر اگر آپ پیدا کر دیں یہ خوف آپ اسکے اندر ڈال دیں اس کو یہ خوف مل جائے کہ اس کا رب اس سے پوچھے گا اور واقعی حقیقت میں اس کو خوف ملے کتابی باتیں اور درس سن رہی ہیں دل میں آرہا ہے کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے یہ نہیں ہے یہ کیفیت ہے یہ خاص قسم کی کیفیت ہے جو انسان کے اندر چلی جاتی ہے کہ اس کو اپنے رب سے ڈر آتا ہے خوف آتا ہے اگر وہ واقعی ایسا ہو گیا ہے تو پھر آپ اس کو بیشک آزاد چھوڑ دیں آپ آزاد کر دیں اسے وہ کبھی گناہ نہیں کرے گا اس کے اوپر کوئی نگرانی کی ضرورت نہیں ہے اس کو کسی قانون کی ضرورت نہیں ہے اس کو کسی تھانے کچہری کی ضرورت نہیں ہے اس کو کسی عدالت کی ضرورت نہیں ہے کیوں کیونکہ اس کے اندر یہ پہلے ہی چراغ جل رہا ہے کہ اس کا رب اس کو دیکھ رہا ہے اس کو آپ آزاد کر دیں چھوڑ دیں آپ اس کو۔

راز کی بات

مرشد بھی یہی کرتا ہے تمہارا شیخ بھی صرف یہی کرتا ہے کہ تمہارے اندر وہ خدا کا ایسا خوف ڈال دیتا ہے اس کے بعد کوئی نہ تمہیں دیکھے نا تمہیں پتہ کرے تم ہر حالت میں نماز بھی پڑھو گے نیکیوں پر بھی چلو گے کوئی دیکھے یا نہ دیکھے نیکیاں تمہاری عادت بن جائیں گی اور جتنے دنیا میں بزرگ آئے صوفی آئے اللہ والے آئے وہ یہی کرتے ہیں اپنے مرید کے دل میں خدا کا خوف ڈال دیتے ہیں (اللہ) بہت بڑا اللہ کا کرم ہے اللہ جس کو یہ دے دیں (اللہ) اب ایسا شخص جس کے دل میں یہ چیز چلی گئی ہے کہ وہ خدا کا خوف رکھتا ہے تو اب اس سے کبھی بھی شر نہیں نکلے گا اس سے ہمیشہ خیر ہی نکلے گی وہ جہاں جائے گا خیر ہی دے گا جہاں جائے گا خیر ہی بانٹے گا اس سے کبھی لوگوں کو نقصان نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے دل میں یہ چیز موجود ہے کہ اس کا رب اس کو دیکھ رہا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ظلم کرے وہ کسی کے ساتھ زیادتی کرے وہ کسی کے ساتھ دکھ تکلیف اور فراڈ کرے ۔آپ اگر میری بات سمجھ رہے ہیں تو ایک بات بتا دوں کہ اس کائنات میں جتنی بھی برائیاں ہو رہی ہیں کیا وہ اس لیے نہیں ہو رہی کہ مجھے خدا دیکھ ہی نہیں رہا ہے آپ کا باپ آپ

کے پاس بیٹھا ہوا آپ کچھ کر سکتے ہیں نہیں کر سکتے والد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے پاس دیکھ رہے ہیں والد صاحب قریب ہیں آپ سوچ بھی نہیں سکتے برائی کا آپ کہیں گے والد صاحب بیٹھے ہیں یار کیا سگریٹ پیئیو میں ابھی کیا میں سامنے بندے کیساتھ زیادتی ظلم کروں والد صاحب پاس بیٹھے ہیں نہیں نہیں والد صاحب پاس بیٹھے ہیں آپ کا شیخ آپ کے قریب بیٹھا ہوا آپ تصور کر سکتے ہیں برائی کا ناہوست کا تصور کر سکتے ہیں گناہ کا تصور کر سکتے ہیں نہیں کر سکتے کیونکہ شیخ آپ کے پاس ہے مرشد قریب بیٹھا ہوا ہے آپ ایسے ہوں گے کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے فرض کریں جبرائیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں جو ڈائرکٹ خبر اللہ کی بارگاہ تک پہنچا رہے ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ

جبرائیل آپ کو دیکھ رہا ہے میں بار بار کہہ رہا ہوں یہ کہنے سے نہیں ہوتا میں سنا تو رہا ہوں آپ کو قرآن کی تفسیر ہے میرے سامنے اور میں بات کر رہا ہوں لیکن بیٹوں یہ کہنے سے نہیں ہوتا یہ ایک کیفیت ہے جو شیخ دیتا ہے جو مرشد دیتا ہے دل سے دل میں ڈالتا ہے۔ **چلیں فرض کریں آپ ایسی جگہ موجود ہیں جہاں آقا علیہ السلام آپ کو دیکھ رہے ہیں آپ ان کے قریب ہیں وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں کوئی برائی کا تصور ہو سکتا ہے کسی گناہ کا خیال بھی آ سکتا ہے کہ حضور میرے پاس ہیں کہ حضور علیہ السلام مجھے دیکھ رہے ہیں** (سبحان اللہ)

اب جن کے لیے اس کائنات کو بنایا گیا آقا دو جہاں ﷺ آپ کی ذات مبارک ان کو جس نے پیدا کیا وہ خدا دیکھ رہا ہے اگر یہ تصور سہی اندر چلا جائے تو میں کہتا ہوں آپ سات کمروں کے پیچھے کسی کو بند کر دیں گناہ نہیں کرے گا سات کمروں کے پیچھے لے جائیں اس کو تالے لگا دیں اور کہیں کہ تجھے کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا انسانیت میں اس کو کوئی نہیں دیکھے گا کہے گا نہیں میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے اتنا تصور اندر تک چلا جاتا ہے بس اتنا کام ہوتا ہے یہی شیخ کرتا ہے اور کامل مرشد کا اتنا ہی کام ہے کہ وہ تمہارے اندر اتنا اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے اس کے بعد کہتا ہوں تم ننگوں کے کلب میں بھی چلے جاؤ تم برے نہیں ہو سکتے اتنا وہ خوف پیدا کر دیتا ہے اور واقعتاً وہ خوف یہ آقا دو جہاں ﷺ نے اپنے صحابہ کو دیا تھا اتنا خوف تھا اس قدر خوف تھا (اللہ اکبر)

آپ دیکھیں جتنے بھی انسانی قانون بنتے ہیں پارلیمنٹ قانون بناتی ہیا ور دنیا میں قانون بنائے جاتے ہیں اور وہ بناتا کون ہے بولو انسان انسان ہی قانون بناتے ہیں نہ اب وہ جو انسان قانون بنائے گا ظاہر ہے وہ انسان ہوگا کوئی نہ کوئی کمی رہ جائے گی اس میں ایک تو قانون مکمل نہیں ہوتا بار بار بدلتے ہیں اچھا یہ بھی غلط ہو گیا اب بدلوا گلے سال پھر بدلو کیونکہ وہ قانون انسان نے بنایا ہے ایک بات وہ بار بار بدلا جا سکتا ہے اس میں کمی ہو سکتی ہے پھر اس کو implement کرنے والے بھی انسان ہوتے ہیں یہ جو باہر کھڑا ہے پولیس والا وہ بھی قانون پر عمل ہی کروا رہا ہے اس بے چارے کو بھی نیند آتی ہے وہ بھی تھکتا ہے وہ بھی کبھی نہ کبھی اُدھر اِدھر اس کب نظریں ہو جاتی ہیں لوگ لوگ توڑ جاتے ہیں قانون کو تو Implement کروانے والے بھی انسان ہیں بنانے والے بھی انسان ہیں قانون کو Implement کروانے والے بھی تو دونوں میں کمی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں وہاں کوئی قانون پہنچ ہی نہیں سکتا کوئی قانون وہاں نہیں پہنچ سکتا بئی آپ کسی ہوٹل کے کمرے میں رہ رہے ہیں اکیلے رہ رہے ہیں آپ دروازہ بند کیا ہوا ہے آپ نے کون سا قانون روک سکتا ہے اب آپ کو کوئی قانون روک سکتا ہے دنیا کا بتاؤ بنے ہوئے ہیں قانون لیکن آپ اندر کمرے میں اکیلے ہیں کیا کرے گا قانون وہاں باہر بیشک ہزار پولیس والا کھڑا کر دو کیا کریں گے وہ آپ اپنے کمرے میں کنگھی لگا کر بیٹھے ہو بہت ساری دنیا میں ایسی جگہیں ہیں جہاں قانون ابھی نہیں پہنچ سکتا۔ وہاں کوئی انسان بھی نہیں جا سکتا کیونکہ آپ اکیلے ہیں وہاں پر اب وہاں آپ کو صرف ایک شے گناہ سے روکے گی وہ ہے اللہ کا حکم۔

کسی معاشرے کو اگر سہی کرنا ہو کسی گروہ کو اگر سہی کرنا ہو کسی گروہ کو اگر نیک کرنا ہو کسی گھر کو اگر نیک کرنا ہو کسی خاندان کو اگر نیک کرنا ہو تو آپ ان لوگوں کے اندر اللہ کا خوف پیدا کر دیں بس وہ پورا ملک نیک ہو جائے گا وہ پورا خاندان نیک ہو جائے گا وہ پورا گھر نیک ہو جائے گا آپ اس کے اندر اللہ کا ڈر ڈالیں۔

آقا علیہ السلام نے کیسی احادیث بیان کی ہے آپ فرماتے ہیں

عقلمندی کی جڑ اللہ کا خوف ہے عقلمندی کی جڑ جہاں سے عقل نکلتی ہے جہاں سے عقل باہر آتی ہے وہ اللہ کا خوف ہے۔

بئی آپ والد صاحب سے ڈرتے ہیں اچھی بات ہے ڈرنا چاہیے والدہ سے ڈرتے ہیں اچھی بات ہے ڈرنا چاہیے شیخ سے ڈرتے ہیں استاد سے ڈرتے ہیں یہ سارے لوگ ظاہر ہے آپ سے بڑے ہیں بھائی ہیں اس سے ڈرتے ہیں بڑی بہن سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہ بڑے ہوتے ہیں ان کے قریب آپ گئے ہوئے ہیں ڈر تو آئے گا لیکن جونہی او جل ہو جائیں گے آپ شیر ہوں گے آپ گناہ کریں گے کیونکہ نہ باپ دیکھ رہا ہے نہ ماں دیکھ رہی ہے نہ بھائی موجود ہے نہ کوئی بڑا پاس ہے گناہ ہو جائے گا لیکن اگر دل میں اللہ کا خوف تو کوئی کسی بھی جگہ چلا جائے وہ ہر حالت میں نیک ہوگا یہ اللہ کہہ رہا ہے۔

اب اللہ فرما رہا ہے بیشک جولوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں میری ذات کو دیکھا نہیں انہوں نے میری ذات کو دیکھا نہیں انہوں نے لیکن ڈرتے ہیں اب یہ جو ڈر ہے یہ چور والا ڈر نہیں ہے اللہ کا ڈر سانپ جیسا ڈر نہیں ہے جس طرح سانپ سے آدمی ڈرتا ہے چور سے آدمی ڈرتا ہے یا خنجر سے کھولی سے ڈرتا ہے یہ ڈر نہیں اللہ کا یہ negative ڈر ہے اللہ کا ڈر positive ڈر ہے اس طرح کا ڈر نہیں ہے جیسے انسان سانپ سے ڈرتا ہے جیسے انسان رات کے اندھیرے سے ڈرتا ہے آپ اگر کہی سفر کر رہے ہیں تو اندھیرے سے جو ڈر لگتا ہے وہ ڈر اللہ کا نہیں ہے اللہ کا ڈر یہ ہے کہ اگر میں نے گناہ کیا تو وہ ناراض ہو جائے گا وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گا وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور اس کی دوزخ جو ہے بڑی سخت ہے اس کا عذاب بڑا سخت ہے اس کی پکڑ بڑی سخت ہے لحاظ میں ڈرتا ہوں مجھے معاف کر دو اللہ کا ڈر وہ عام ڈر نہیں ہے جو عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں اللہ کا ڈر جو ہے اس سے الگ ہے اب جو ایسا کرتا ہے اس کا اجر دیکھیے اللہ فرما رہا ہے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ" وَّاَجْر "كَبِيْر"

ایسے شخص کے لیے مغفرت بھی ہے اور بڑا اجر عظیم بھی ہے ہم ایسے شخص کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں جو ہم سے ڈرے گا ہم اس کے گناہوں کو بخش دیں گے نہ صرف بخشیں گیوَّاَجْر "كَبِيْر" جو جو اس نے نیکی کی ہوگئی اس کو عظیم اجر دیں گے کیونکہ وہ ڈرتا ہے اس سے زرہ بھی کوتاہی ہو جائے فورا ڈر کے توبہ کرتا ہے وہ بار بار توبہ کرتا ہے روتا ہے اللہ کی بارگاہ میں اس کو ہمیشہ یہ ڈر کھائے رہتا ہے (اللہ)

احادیث میں نے پہلے بھی عرض کی ہے دوبارہ عرض کر دیتا ہوں بڑی خاص احادیث ہے آقا ﷺ نے فرمایا

حضور فرماتے ہیں میدان حشر میں ابھی بہت سارے لوگ حساب و کتاب دے رہے ہوں گے کہ اللہ ایک خاص گروہ کو پَر لگائے گا اور وہ اڑتے ہوئے دیواروں کے اوپر سے دروازے ابھی جنت کے بند ہوں گے ابھی حساب کتاب ہو رہا ہے نہ ابھی جنت کے دروازے نہ کھولے جنت کے دروازے ابھی بند ہیں وہ اڑتے ہوئے دیواروں سے جنت کی اندر پہنچ جائیں گے (سبحان اللہ) فرشتے ان کو دیکھیں گے جنت کے فرشتے اور حضور فرماتے ہیں کہ فرشتے ان سے سوال کریں گے کہ تم کون ہو اور کیا عمل کرتے تھے ابھی جنت کے دوروازے کھولے نہیں ابھی تو باہر حساب ہو رہا ہے ابھی تو قومیں حساب کتاب میں مصروف ہیں تم جنت میں اڑتے ہوئے آ گئے ہوا و کون ہو تم لوگ اللہ ان کو یوں انٹری دے گا جنت میں وہ بڑا خوبصورت جملہ کہیں گے۔

وہ کہیں گے ہم وہ لوگ ہیں جو تنہائی میں بھی گناہ نہیں کیا کرتے تھے

لوگوں کے آگے تو دور کی بات ہے ہم تنہائی میں بھی نہیں کیا کرتے تھے تو اللہ نے بھی ہمیں سب لوگوں سے پہلے جنت کا داخلہ دیا سب لوگوں سے پہلے جنت میں تو یہ ہے اصل میں بات ہمارے پیر و مرشد اللہ ساری رحمتیں ہمارے شیخ پر نازل فرمائے۔آمین

بڑی دیر بعد یہ بات سمجھ میں آتی ہے شروعات میں نہیں آتیکئی سال گزرتے ہیں تو پھر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ حضرت نے ہمیں بنا کیا دیا ہے کیا ہمیں بنا دیا یہ بات شروع میں نہیں سمجھ آسکتی نہ آنی چاہیے کبھی آئے گی آپ کو بھی (انشاءاللہ) جب اللہ ایسی موقعے دے گا اس وقت سمجھ آئے گی اللہ توفیق دے ہمیں ایسی ہی سعادت ملے۔

بن دیکھے ڈرنا اللہ سے

اللہ فرما رہا ہے یہ ہیں اصل لوگ مغفرت ہے گناہ ہو جاتے ہیں نہ ڈرتے ہیں جو لوگ انسان ہیں گناہ نہ ہونا تو ممکن ہی نہیں کہ آپ کہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے گناہ تو ان سے بھی ہو جاتے ہیں لیکن چونکہ یہ ڈرتے ہیں کیونکہ اللہ کو ان کا ڈرا تنا پسند ہے اللہ فرما رہا ہے **لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ** ہم معاف کر دیں گے ہم ان کے گناہوں کو بخش دیں گے **وَّاَجْر "كَبِيْر"** فورا بخش بھی دیں گے ساتھ نیکیوں کے اجر بھی بڑا دیں گے چھوٹا اجر نہیں دیں گے۔

حضرت علامہ پانی پتیؒ آپ بڑا خوبصورت جملہ لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں یہاں **وَّاَجْر "كَبِيْر"** جو ہے اللہ نے فرمایا میں اجر کبیر دوں گا انسان کے دل میں جتنی لذت اور سرور پیدا ہو سکتا ہے کسی بھی نعمت کے بعد آپ کو جتنی نعمتیں ملیں اس کی لذت ہوتی ہے نہ بولو اس کا ایک سرور ہوتا ہے اس کی لذت ہوتی ہے اللہ جتنی بھی نعمتیں دے اور ان کا جو لذت اور سرور دل میں پیدا ہوا اجر کبیر اس سے کہی آگے ہے وہ لذت اور سرور جو ہے وہ اس سے کہی آگے ہے اجر کبیر تو اللہ فرما رہا ہے میں وہ دوں گا جو ڈرتا ہے مجھ سے میرا رب دیکھ رہا ہے۔

قبلہ عالم آپ سے جب یہ چیزیں سیکھی تھی اور ان چیزوں کو جانا تھا یہی اصل میں وہ گنتھی ہے جو درجے بلند کرتی ہے بلندی پر لے جاتی ہے اس کو خلافتیں بھی برکتیں بھی اسی گنتھی سے

ملتی ہیں عبادتوں سے خلافتیں نہیں ملتی لمبے سجدوں سے خلافتیں نہیں ملا کرتی یہ اور بات ہے یہ اور کام ہیں آیت آ گئی میں نے آپ کے سامنے کھول دیا ہے۔ یہ گُتھی ہے اصل میں۔ **مریدوں میں بھی وہی آگے جاتا ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوتا ہے اور شیخ اس کو دیکھ لیتا ہے شیخ اس کو پہنچان جاتا ہے** کہ یہ میرے کہنے سے نیک نہیں ہو رہا اس کے دل میں اللہ کا خوف ہے یہ اللہ سے ڈر کے نیکی کرتا ہے اس کے دل میں وہ نور وہ روشنی جل رہی ہے جو اللہ کے خوف سے پیدا ہوتی ہے وہ شیخ دیکھ لیتا ہے بس اس لیے کہ اگر کہے سے نیک ہوا تو وہ صرف وقتی ہے Temporary ہے وہ جتنی دیر شیخ نظر آئیں گے جتنی دیر شیخ موجود رہیں گے وہ نیک رہے گا جونہی شیخ دنیا سے گئے یا ویسے اِدھر اُدھر ہو گئے ساتھ ہی وہ اثر ذائل ہوگا اور وہ اپنی دوبارہ گندگی پر واپس آئے گا دوبارہ گناہوں میں چلا جائے گا کیونکہ وہ شیخ کے کہنے سے نیک ہو رہا تھا کہنے سے نہیں اندر سے نیک دل سے خوف سے نہیں بئی نماز اللہ کی ہے پڑھنی پڑھنی ہے شیخ نے تو حکم دیا ہوا ہے نماز پڑھنی ہے ساتھ ذکر کرنا ہے تو پھر شیخ کا یہ تھوڑی حکم یہ تو اللہ کا حکم ہے نماز ہے باقی جتنے معاملات ہیں اللہ نے روکا ہوا ہے شیخ نے تو کہا ہے ان پیر صاحب منع کر رہے ہیں پیر صاحب نے اپنی طرف سے تھوڑی کہا ہے وہ تو اللہ نے کہا ہے تو لحاظ اللہ کے کہنے پر چلنا ہے اس سے پھر نیکی کا جو رنگ پیدا ہوتا ہے نہ وہ اصل میں خلافت کی بنیاد بنتا ہے وہ نیکی کے اعلیٰ درجوں تک پہنچا تا ہے جس کو شیخ کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہ پڑے شیخ کے قریب آنے یا نہ آنے سے کوئی فرق نہ پڑے وہ ہے خوف خدا والا مرید حضرت عمرؓ حضور علیہ السلام نے کس قدر بات کر دی

کہا گر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا میرے بعد نبی آنے کی گنجائش نہیں ہے۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اگر کوئی آتا تو عمر ہوتا اتنی بڑی ہستی ہیں آپ حضرت عمرؓ آپ کتنا اللہ سے ڈرتے ہیں کس قدر اللہ کا خوف ہے کس قدر خدا کا خوف ہے بھاگ رہے ہیں حضرت علیؓ راستے میں ملتے ہیں پوچھتے ہیں عمر بھاگتے جا رہے ہیں کدھر جا رہے ہیں فرمایا حضور وہ بیت المال کا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اللہ کے بندو کا وہ مال تھا میری امانت میں تھا۔ وہ کہی اِدھر اُدھر چلا گیا ہے بھاگ گیا ہے میں اسے ڈھونڈ رہا ہوں تو فرمایا کہ آپ امیر المومنین ہیں کسی خادم کو کسی غلام کو بھیجیں کسی اپنے ملازم کو بھیج دیں وہ جا کر تلاش کر لے مدینے میں سے آپ خود بھاگ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اے علی اپنے رب کو جواب میں نے دینا ہے رب کو جواب میں نے ہی دینا ہے اس لیے میں ہی تلاش کروں گا اتنا اللہ کا خوف کتنے دن تک نظر نہ آئے مسجد نبوی میں نہ آئے آقا علیہ السلام نے پوچھا عمر کہاں ہے فرمایا حضور گھر میں ہیں اور کمرے میں بند ہیں گھر والے پوچھتے ہیں باہر نہیں آتے فرماتے ہیں چلو میں خبر لینے چلتا ہوں چند صحابہ ساتھ گئے حضرت عمر فاروقؓ کے گھر پہنچ گئے اندر خبر دی گئی کہ حضور آئے ہیں فوراً دروازہ کھولا باہر نکلے تو آنکھیں رو رو کر سوجھی ہوئی ہیں گھال گیلے ہیں داڑھی شریف گیلی ہے پوچھا عمر کیا حالت بنالی کتنے دن ہو گئے ملے نہیں کیا بات ہے ایسا کیا ہو گیا کہا حضور بس میں ایک پریشانی میں ہوں مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ میں بخشا جاؤں گی کیا میں بخشا جاؤں گا اتنا روتا ہوں حضور جب سے آپ نے مجھے بتایا ہے اللہ کے معاملات مجھے بتائیں ہیں میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ عمر بخشا جائے گا حضرت عمرؓ کی آواز میں اس قدر درد تھا کہ حضور بھی رو پڑے آقا بھی رو پڑے اور فرمایا اے عمر! میں تمہاری سفارش کروں گا تو اتنا حوف تھا دل میں۔

ایک بار یوں کہنے لگے اگر آپ کو آسمان سے یہ آواز آئے کہ دنیا جہاں کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ایک شخص کے جتنے لوگ ہیں جنتی ہیں صرف ایک شخص جنتی نہیں ہے تو مجھے پتہ ہے وہ ایک بدنصیب عمر ہی ہوسکتا ہے جو جنت میں نہیں جاسکتا سارے جنت میں جاسکتے ہیں میں نہیں اتنا اللہ کا خوف اور ڈر تو جب تک مرید میں یہ چیز پیدا نہیں نہ ہوتی سوال ہی پتہ نہیں ہوتا کہ اس کی ترقی ہو کہ وہ اپنے رب کے خوف سے دین پر عمل کرے وہ اپنے رب کی محبت کے لیے دین پر کام کرے اب مجھے کس نے پوچھنا ہے کیا کبھی حضرت صاحب نے پوچھا ہے کہ آج درس دیا ہے آپ نے یا نہیں کبھی نہیں پوچھا سارا سال ہو جاتا ہے ایک لفظ بھی سنا نہیں کبھی آج تک کہ انہوں نے پوچھا ہی ہو کہ یار یہ کام کرتے ہو یہ کہنے سے ہونے ہیں کام تو پھر وہ مرید کام بھی نہیں ہے ابھی جو شیخ کے کہنے سے کام کرے کہنے سے کیا کام کیا تم نے بئی یہ بن دیکھے ہے یہ بن کہے ہے **بس یہ ہونا ہے کہ مجھے میرے رب نے میرے رسول نے یہ میشن دیا ہے شیخ کا ٹھیک ہے انہوں نے یہ سیکھایا ہے مہربانی ہے ان کی اب میں ان کو کہنے کی ذہمت نہیں دوں گا** تو اس گُتھی کو جو لوگ سمجھ جاتے ہیں وہ پھر آگے ترقی کرتے ہیں پھر تہجد پڑھنا بھی آسان نماز پڑھنا بھی آسان پھر قرآن بھی آسان پھر نیکیاں بھی آسان پھر اللہ سارے راستے کھولتا چلا جاتا ہے اور آپ کے لیے ملائی بن جاتی ہے پھر نیکی اور دین رج رج کے پھر آپ اس کو کھاتے ہیں استعمال کرتے ہیں اور جو کسی کے کہنے پر ڈھنڈے مار مار کے پڑھ رہے ہیں وہ فضول ہے ان کا کوئی معاملہ نہیں اللہ کے ہاں وہ کسی بھی جگہ پر exist نہیں کرتے اللہ کو ایسی نیکی کی حاجت نہیں ہے جو جوز بردستی سے یا پھر کسی کے بار بار کہنے سے تنگ آکر کروائی جائے اس نیکی کا کوئی معاملہ نہیں ہے اللہ تو یہ بہت ہی خوبصورت آیت ہے جس پر طویل کلام ہوسکتا ہے۔ اللہ نے کتنی اعلیٰ بات کر دی جو بن دیکھے مجھ سے ڈرتا ہے بس وہی ہے بندہ سہی ہر کام

بن دیکھے وہ کرتا جائے پھر کل جب قیامت کے دن دیکھ لے گا تو مزے بھی لے لیں گا۔

ابھی بن دیکھے کتنا مزہ آتا ہے اور جب دیکھے گا جب اللہ کی ذات سامنے آئے گی جب وہ سجدے میں چلا جائے گا تو وہ کیسا منظر ہوگا لیکن ایک بات کہنا چاہتا ہوں جنت میں جنتی جب چلے جائیں گے وہ اللہ سے ایک عجیب فریاد کریں گے ایک عرض ہے من لیں تو مہربانی ہوگی تو اللہ فرمائے گا کیا عرض ہے عرض یہ ہے مولا یہاں جنت میں تیری زیارت بھی کرلی ہے تجھے دیکھ کر سجدہ بھی کرلیا ہے سارا کچھ ہو گیا ہے لیکن جو زمین پر تجھے بغیر دیکھے سجدہ تھا نہ وہ کہیں ہے اگر تو اجازت دے تو جا کر سجدے نہ کر آئیں تجھے اللہ کہے گا یہ کس طرح کی بات کی ہے اب تو سب کچھ ہو گیا کہا نہیں مولا وہ سجدوں میں مزہ بڑا تھا جو بن دیکھے کرتے تھے تجھے اللہ فرمائے گا نہیں یہ نہیں ہوسکتا عرض تمہاری بہت اچھی ہے لیکن پورا سسٹم reverse نہیں کر و سارا سسٹم reverse ہو جائے گا پھر وہاں جانا ممکن نہیں ہے تم جو کہہ رہے ہو ہم نے قبول کرلیا ہے تو ایسا بھی ہوگا۔

آگے اللہ فرماتا ہے

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْبِهٖ اِنَّه عَلِيْم" بِذَاتِ الصُّدُوْر

تم اپنی آواز آہستہ ہو یا بلند آواز سے کہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بے شک وہ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے آہستہ بولنا او نچا بولنا یہ کوئی پروبلم نہیں ہے اللہ کو اللہ کو اس سے کوئی پروبلم نہیں ہے یہ تمہارا پروبلم ہے یہ مسئلہ تمہارا ہے کہ تم اونچی بول رہے ہو یا آہستہ بول رہے ہو اللہ تمہارے دلوں کے حال جانتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ زبان سے نیت نہ بھی ہو۔

اگر آپ نماز پڑھنے جا رہے ہیں اللہ اکبر کہنے سے پہلے آپ کہہ رہے ہیں دو رکعت نماز فرض نمازِ فجر منہ طرف کعبہ شریف اللہ اکبر تو یہ نیت آپ نے زبان سے کرلی ہے تو اللہ کہہ رہا ہے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تو یہ دیکھ ہی نہیں رہا میں تو تمہارے دل میں دیکھ رہا ہوں اندر کیا ہے کیا واقعی نیت ہے نماز کی اگر ہے تو تم نے یہ لفظ بولے چلو اچھی بات ہے ورنہ مجھے ان چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا آہستہ بولو یا بلند آواز سے بولو یہ میرے لیے نہیں ہے تمہارا اپنا مسئلہ ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ جب قرآن کی تلاوت کرتے تھے یا ذکر خدا کرتے تو آہستہ کرتے تھے یہی وجہ ہے ہم نقشبندی آپ کے طریقے پر ہی چلتے ہوئے آہستہ آواز سے ذکر کرتے ہیں اور سانس سے ذکر کرتے ہیں ہماری آواز نکلتی ہی کوئی نہیں یہ صدیق اکبر کا طریقہ تھا تو کسی نے پوچھا ابو بکر آپ کیوں نہیں اونچی آواز سے کرتے؟؟

تو آپ نے فرمایا میں اس لیے ذکر اونچی آواز سے نہیں کرتا کیونکہ جس کو میں سناتا ہوں وہ سن لیتا ہے یا سے علم ہو جاتا ہے لحاظہ مجھے ضرورت نہیں ہے چاہے میں آہستہ کروں یا اونچی کروں میں اس کو اپنی سہولت کے لیے کرتا ہوں خدا سن لیتا ہے مجھے اچھا لگتا ہے۔

حضرت عمرؓ اونچی آواز سے ذکر فرماتے تھے تلاوت بھی اونچی کرتے تھے تو پوچھا گیا عمر آپ اونچی کیوں کرتے ہیں فرمایا میں اس لیے اونچی پڑھتا ہوں جہاں جہاں اللہ کے ذکر کی آواز جائے شیطان بھاگ جائے دور ہو جائے شیطان اس لیے میں اونچا پڑھتا ہوں یہ دونں معاملات لیکن اللہ فرما رہا ہے کہ مجھے کوئی فرق نہیں ہے اس سے چاہے اونچی پڑھو یا آہستہ پڑھو تم اپنا معاملہ دیکھو اس لیے کہ میں تمہارے دلوں کو دیکھتا ہوں۔

احادیث

آقا علیہ السلام نے فرمایا

اللہ فرماتا ہے کہ میں تمہارے چہروں کو نہیں دیکھتا میں تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا میں تمہارے کپڑوں کو نہیں دیکھتا بلکہ جو تمہارے دلوں میں نیتیں ہیں ان کو دیکھتا ہوں۔

یہی وجہ ہے اگر کسی نے اللہ کے ذکر کی یا نماز کی زبان سے نیت کی ہے تو نماز تو ہو جائے گی لیکن ثواب نہیں ہوگا کیونکہ دل سے نیت نہیں تھی نماز ادا ہوگئی ہے اس نے اللہ اکبر کہہ کر پوری نماز پڑھ لی ہے یوم۔۔۔حساب تک لیکن اس نے دل سے نیت نہیں کی ارادہ نہیں کیا کیسے منہ سے کہا ہے ثواب نہیں ہوگا اور اگر کوئی ارادہ کرلیتا ہے تو پھر ثواب ہوگا۔

اس لیے ذہن میں رکھنا چاہیے جتنے بھی آپ نیک اعمال کرتے ہیں اصل میں اس کے ارادے پر ثواب ہے۔

اس کی ایک وجہ ہے وہ یہ ہے کہ وضو کی توفیق اس نے دی بڑی بات ہے نماز کی توفیق بھی اس نے دے دی صحت دی اس نے تمہیں کھڑا کر دیا مصلے پر سجدے اور رکوع تم نے کر لیے سلام پھیر لی یہ سب اللہ کی توفیق سے ہے یہ اللہ نے توفیق دی تمہیں تمہارے سانس چلتے رہے تمہاری زندگی قائم رہی اور تم اتنی دیر میں عبادت کر گئے یہ اللہ کی توفیق سے ہے لیکن جو تم نے ارادہ کیا ہے نہ یہ اللہ نہیں کرسکتا تھا اللہ ارادہ نہیں کرتا اللہ توفیق دیتا ہے ارادہ اس نے نہیں کیا تھا ارادہ تو نے کیا اللہ نے اس تیرے عمل پر پورا ثواب تجھے عطا کردیا۔

ابھی حج کے لیے نکلے تھے نیت تھی حج کی ابھی پہنچے نہیں راستے میں ہی موت آ گئی فوت ہو گیا قیامت کے دن اللہ اس کو حاجیوں میں سے اٹھائے گا حالانکہ اس نے حج نہیں کیا تھا نہ وہ وہاں پہنچا تھا لیکن چونکہ ارادہ کر لیا اس ارادے پر اللہ فرما رہا ہے میں تو وہی دیکھتا ہوں جو تمہارے سینوں میں ہے تمہارے اندر ہے اس لیے اچھے اچھے ارادے کرنے چاہیے انشاء اللہ اچھے اچھے ارادے بنانے چاہیے اچھی اچھی نیتیں کرنی چاہیے یہ کروں گا یہ کروں گا یہ کروں گا یہ کروں گا پوری طرح سے نیتیں بنائی جائیں سوچا جائے اچھا یہ بھی کروں گا یہ بھی کروں گا بڑی سے بڑی نیت سوچ لی جائے چاہے پتہ ہے کہ کوئی شے ہاتھ پلے بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی نیت کی جائے اللہ خوش ہوتا ہے ایسے یہ بڑی اعلیٰ نیکی کی بات ہے۔

آگے فرمایا

اَلَایَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ

ارے کیا جس نے پتہ کیا ہے مجھے وہ نہیں جانتا جیسے باپ نہیں ہوتا کوئی بچہ چھوپائے کوئی شے تو باپ کہتا ہے او میں تیرا پیو آں توں میرے توں چھوپار ہیاں ائے تیرا باپ ہوں بچے میں تیری رگ رگ سے واقف ہوں اللہ یہی کہہ رہا ہے **الم یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَکیا** وہ نہیں جانتا جس نے تجھے پیدا کیا سبحان اللہ کیا وہ نہیں جانتا جس نے تجھے پیدا کیا ہم تجھے بنانے والے ہیں ہم تو ہر شے جانتے ہیں تمہاری کہ تم کیا سوچ رہے ہو اور کیا کر رہے ہو **وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ** اور وہ بڑا باریک بین ہے باریک بین ہر چیز سے باخبر وہ باریک بین ہے تمہاری سوچوں کے جو تانے بانے ہیں جو آج تم نے ابھی سوچا بھی نہیں وہ بھی وہ جانتا ہے جو کل سوچو گے وہ بھی جانتا ہے جو پرسوں سوچو گے وہ وہ بھی جانتا ہے اور جو مرتے دم تک آخری خیال تمہارے دل میں آنے والا ہے وہ وہ بھی جانتا ہے وہ بڑا باریک بین ہے اسے پتہ ہے اللہ

اس سے یہ پتہ چلا کہ جب اللہ جانتا ہے سب کچھ تو پھر کیا مطلب ہئی تو پھر جب جانتا ہے تو پھر دوزخ میں کیوں پھینکے گا جانتا تو سب کچھ ہے اس کی وجہ یہ ہے وہ صرف تمہیں جانتا ہے وہ تمہیں مجبور نہیں کر رہا وہ تمہیں کسی کام کے لیے فورس نہیں کرے گا وہ یہ جانتا ہے اس نے کل کرنا کیا ہے لیکن وہ تمہیں منع نہیں کر سکتا نہ روکے گا اور نہ اس کے کوئی فرشتے آئیں گے تمہیں پکڑ کر مسجد میں لے جائیں ایسا ہرگز نہیں وہ کرے گا اس نے پوری زندگی تمہارے اوپر چھوڑ دی ہے جو مرضی کرو ہاں اس کو پتہ ہے ہاں اس کو پتہ ہے کہ توں کرے گا کیا لیکن وہ تجھے روکے گا نہیں قاتل کرنا چاہتے ہو کر دو نماز پڑھنا چاہتے ہو پڑھ لو اوپر سے آکر کوئی فرشتہ تمہارے پچھلوں کو تم سے چھین نہیں لے گا ایسا نہیں کرے گا وہ اس لیے کہ وہ اگر ایسا کر دے تو پھر جنت دوزخ کا مطلب ہی ختم ہو جاتا ہے پوری آزادی دی ہے اس نے سکھ ہو ہندو ہو عیسائی ہو یہودی ہو مسلمان ہو کوئی بھی ہو سب کو آزادی ہے جو جی چاہو کرو ہم تمہیں نہیں پوچھیں گے کل قیامت کے دن ہماری بھاری آئے گی اب آج تمہاری باری ہے آج تمہارا وقت ہے کر لو آج ایسے ہی ہے جیسے شادی کی جو مووی بنتی ہے شروع سے لے کر مہندی اس کے بعد بارات سے لے کر ولیمے تک پوری مووی بنتی ہے۔

فرض کریں ایک شخص جو ہے وہ بیٹھے تسلی سے اور سامنے مووی لگا لے اور پوری مووی دیکھے پہلے مہندی ہوئی پھر بارات پھر ولیمہ پوری اچھی طرح دیکھ لے اور پھر اس کو لکھے کہ یہ یہ یہ ہوا تھا بالکل ایسے ہی اللہ نے ہماری پوری زندگی کی مووی دیکھی ہوئی ہے بچپن سے لے کر آخری ہچکی تک جب ہم نے مرنا ہے اس نے ہماری ساری زندگی کی فلم دیکھی ہوئی ہے کیونکہ وہ علم والا ہے وہ علم والا ہے اس کا علم بہت وسیع ہے لحاظہ اس نے اپنے علم کے زور پر وہ سارا کچھ پہلے ہی دیکھ لیا ہوا ہے کہ یہ کیا کیا کیا کرے گا اور وہی اس نے لکھ دیا ہے کہ یہ لے یہ تیری تقدیر کیوں کہ تم نے ایسا ہی کیا وہ لکھ دیا ہوا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ تجھے مجبور کرتا ہے اس پوری مووی کو اس نے صرف دیکھ لیا ہے لحاظہ وہ جانتا ہے یہ بندہ کل کیا کرنے والا ہے پرسوں کیا کرنے والا اگلے دن کیا کرے گا مہینے بعد کیا کرے گا سارا پتہ ہے اسے لیکن تقدیر جو ہے وہ تمہارے ہاتھ میں ہوتی ہے اللہ کے ساتھ اس کو منسوب کرنا دیکھو جی اللہ نے کرنا سی کر دیتا یہ غلط ہو جائے گا اللہ نے نہیں کیا کیا تم نے ہی ہے بس اللہ نے اس کو لکھ دیا ہے اگر ایسا کہا جائے پھر تو جو قاتل ہے وہ پھر تو عدالت میں چھوٹ جائے نہ وہ عدالت میں آ کر بیان دے کہ مجھ سے تو اللہ نے قاتل کروایا ہے کیونکہ ایسے ہی لکھا ہوا تھا میرے ہاتھ سے اس کا مرنا لکھا ہوا تھا مجھے کیوں سزا دے رہے ہیں میری تقدیر میں تھا میں نے اس کو مارنا ہے لحاظہ مار دیا کیا جواب دے گا اب جج یہاں جج کہے گا اچھا ٹھیک ہے بڑی اچھی بات اب میری تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے میں تو سزائے موت لکھوں گا تو یہ لے میں نے تجھے سزائے موت دے دی تو یہ بات بنتی نہیں ہے کہ انسان کوئی برائی کر کے کہے کہ اللہ نے کروائی اور کوئی بھی معاملہ ایسا بن جائے دکان سڑ گئی ہے گھر میں کوئی نقصان ہو گیا ہے اللہ نے کر دیتا ائے ساڈا نقصان یہ فضول باتیں ہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے اس لیے یہ تم نے خود کیا ہے یا کروایا ہے اللہ نے نہیں تمہیں مجبور کیا تھا نہ اللہ نے ایسا کیا ہے یہ ہر چیز انسان خود کرتا ہے اور کہا میں تمہارے اندر تک کی بات کو جانتا ہوں وہ بڑا باریک بین ہے اس کو ہر چیز کی خبر ہے (سبحان اللہ)

اس کے بعد فرمایا

وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم کرلیا اطمینان سے چلو اس کے دیئے ہوئے راستوں پر اور کھاؤ اس کے دیئے ہوئے رزق سے جو زمین ہے اس کے راستے میں نے تمہارے لیے بنائے ہیں کتنی بڑی نعمت ہے تم کبھی دیکھو تو سہی یہ جو تمہارے پاس زمین کے راستے ہیں تم نے جوان پر چلنا سیکھا ہوا ہے اگر ہم نے ان کو سخت بنایا ہوتا تو تم زمین کے راستوں کو نہ بناتے آپ کبھی شمالی علاقوں میں جائیں اس وقت آپ کو اس آیت کا رنگ بڑا اچھا نظر آئے گا شائد اسی لیے اللہ ہمیں بھیجتا ہے وہاں کہ اگلے دنوں میں تفسیر کرنی ہوتی ہے تو وہاں ایسے ایسے راستے بنے ہوتے ہیں پہاڑوں کے اندر کہ انسان تصور نہیں کرسکتا کہ انسان یہاں تک پہنچ کیسے گیا ہے چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیاں ان سے انسان چوٹی تک جا پہنچتا ہے اللہ کہتا ہے دیکھ تیرے لیے راستے بنائے اگر یہ نہ بنتا تو کیسے ان پہاڑوں کو چھیر سکتا تھا اتنے سخت پہاڑ ہزاروں فٹ کی بلندیوں والے رنگ اڑ جاتا ہے ان کو دیکھ کر تو کیسے چڑھتا ہے تو دیکھ تو سہی میں نے راستے بنائے ان میں سے اور تو قدم پر قدم رکھتا پہاڑوں کی بلندی تک جا پہنچتا ہے کیسا میں نے تمہارے لیے انتظام کیا ہے اور بعض میں نے ایسے پہاڑ وہاں دیکھے کہ وہ دو پہاڑ ہیں ان کے درمیان بالکل ایک آدمی جتنی جگہ ہے اور اس میں سے راستہ گزارا ہوا ہے اور وہ قدرتی بنا ہوا ہے کہ ایک بندہ گزر سکے مولا تیری قدرت اس کو بھی تو ایسے ہلکا سا جوڑ دیتا تو بند ہو جاتا راستہ لیکن وہ دوسرے علاقے والے کٹ جاتے وہ نہ اِدھر آسکتے اور نہ یہ اُدھر جاسکتے اللہ نے درمیان سے ایک بندے جتنا راستہ کھولا ہوا ہے اس میں سے لوگ گزر رہے ہوتے حیران ہو جاتے ہیں یار کیسے راستہ بن گیا۔

آنسو جھیل ہم پہنچے تھے وہاں بھی ہم نے ایسا ہی راستہ دیکھا قدرتی بنا ہوا ہمارے گائیڈ نے ہمیں بتایا کہ یہ انسان نہیں بنا سکتا پہاڑ سے جو راستہ بنا ہوا ہے قدرتاً اللہ نے ایسا بنایا ہوا ہے وہاں سے ہم چلتے ہوئے گزر رہے اتنا سارا راستہ ہم چلتے بس جاتے لیکن اللہ نے پہاڑ کو چڑھانے کے لیے خود چیٹھانوں کہ انسان اس پر قدم رکھتا رکھتا پہاڑ پر جا پہنچتا ہے کوئی انسان اس کو بنانا چاہے نہ اتنی اونچی اوزار لے کر جاسکتا ہے نہ گاڑیاں جاسکتی ہیں نہ لوک ڈالی جاسکتی ہے کیونکہ وہ اتنی بلندی ہے وہاں پر تو ہیلی کاپٹر بھی نہیں جاسکتا اتنی بلندی ہے ہوا اتنی حاوی ہے کہ ہیلی کاپٹر کے پنکھے نہیں گھوم سکتے وہاں بھی چیٹھانوں کے لیے اس طرح بنا دیا گیا کہ میرا بندہ اوپر چڑھ جائے اللہ کہہ رہا ہے کہ ایسا میں نے تمہارے لیے زمین کو نرم کیا اس کے اوپر راستے بنائے اور کھاؤ اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس میں سے تمہارے لیے رزق نکالا اس میں سے تمہارے لیے چاول گندم فروٹ بہترین چیزیں میں نے تمہارے لیے نکالی اور ساتھ ہی کہہ دیا **وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ** یہ سب کچھ کرلو انجوئے میری طرف ہی تم نے قبروں سے اٹھ کر آنا ہے واپسی میری طرف ہی ہے اللہ آگے فرمایا **ءَ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَاهِيَ تَمُوْرُ** کیا تم بےخوف ہوگئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں غرق کردے اور زمین تھرتھر کانپنے لگے ہاں اگر میں چاہوں تو زمین کو توڑ دوں اور یہ سارے کے سارے تم لوگ اس میں دفن ہو جاؤ کسی کو پتہ بھی نہ چلے کہ یہاں پر زمین پر کوئی انسان بھی تھا اس طرح اس کے اندر میں تمہیں غرق کردوں زمین کے اندر غرق کردوں حالانکہ غرق انسان پانی میں ہوتا ہے غرق انسان پانی میں ڈوبتا ہے اللہ کہہ رہا ہے میں زمین کو بھی ایسا بنا سکتا ہوں تم اس میں غرق ہو جاؤ ڈرو میری ذات سے اگر میں زمین کو چاہوں اندر لے جاؤں اور زمین تھرتھر کانپنے لگے اتنا خوف ہے اس کا۔

کیا تم بےخوف ہوگئے اس سے جو کچھ آسمان میں ہے اب اس سے دو مرادیں ہیں ایک مراد یہ ہے آسمان سے جو بجلی گرتی ہے آسمان سے جو ہوا چلتی ہے ایک تو یہ مراد ہے جو آسمانی آفتیں ہیں جن میں بجلی ہے ہوا ہے اولے ہیں گرتے ہیں ہوا تیز چلتی ہے بم پھر بجلی آسمان سے گرتی ہے اس کے علاوہ تیسری اور چوتھی چیز کوئی نہیں ایک اس سے مراد اللہ کی اپنی ذات بھی ہے جو آسمان میں ہے ایک بات بڑی ضروری ہے میں پہلے بھی اس کو عرض کر چکا اللہ کی ذات کو آسمان کے اندر کہنا یہ منع ہے اس لیے کہ اللہ ایک طرف رہنے سے پاک ہے اگر آپ کہتے ہیں اللہ اوپر ہے اس کا مطلب آپ کہہ تو نہیں رہے لیکن اشارہ کررہے ہیں کہ دائیں نہیں ہے پیچھے بھی نہیں ہے آگے بھی نہیں ہے اللہ اوپر ہے یہ عام فہم بات ہے یہ اس لیے ہوتی ہے کیونکہ انسانی فطرت ہے وہ اپنے سے بڑے کے لیے اوپر کا اشارہ کرتی ہے یہ انسانی فطرت ہے نہ کہ اپنے سے بڑے کے لیے اوپر کا اشارہ ہوا ایک صحابی رسول حاضر ہوئے حضور کی خدمت میں انہوں نے کہا میں نے اپنی ایک لونڈی کو آزاد کرنا ہے لیکن وہ بول نہیں پاتی مجھے علم نہیں ہے ہ میں اس کو آزاد کروں یا نہ کروں تو حضور نے فرمایا اس کو بلاؤ بلایا گیا تو آقا علیہا السلام نے پوچھا تم مجھے بتاؤ گی کہ خدا کہاں ہے تو وہ بول نہیں سکتی تھی اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اوپر آپ نے کہا اچھا تمہیں پتہ ہے میں کون ہوں اس نے پھر اوپر اشارہ کیا پھر آپ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں تو انسان کی nature اوپر کی طرف ہے اللہ جب سوچتا ہے نہ انسانی دماغ میں تو فوراً آتا ہے ذہن میں اوپر یا عام طور پر لوگ کہتے ہیں اوپر والا اوپر والا رحم کرے تم پر تو یہ تصور غلط ہے اللہ صرف اوپر نہیں ہے۔

قرآن نے ایک جگہ اس کو واضح کیا۔۔۔

جدھر بھی تم منہ کرو گے اِدھر ہی اللہ ہے اس کی کوئی سمت نہیں ہے یہ تو ویسے کہا گیا اللہ بلندی پر ہے اللہ اکبر وہ بلندی والا جو ہے اس لیے کہتے ہیں وہ اوپر والا ہے لیکن یہ نہیں اس کی کوئی جہد نہیں ہے وہ کسی جہد سے پاک ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب آپ نماز کسی جگہ پڑھیں چوٹی پر نماز پڑھی تھی تو ہم ایسے جگہ کھڑے تھے کہ کوئی انسان ہمارے قریب ہی نہیں تھا میلوں دور تک کوئی بندہ ہی نہیں تھا ہم کسی سے پوچھ ہی نہیں سکتے تھے اس کا قبلہ کس طرف ہے چوٹی پر کھڑے تھے نہ پتہ ہی نہیں تھا اس کا قبلہ کس طرف ہے اس وقت یہ آیت کام آتی ہے۔۔۔۔۔جدھر بھی منہ کرو گے وہ اللہ ہی کا چہرہ ہے ہم نے خود سوچا اِدھر کر لیتے ہیں اگر آپ کسی ایسی جگہ ہوں جہاں قبلے کا علم نہ ہو تو پھر کہی بھی منہ کر لیں نماز ہو جائے گی کیونکہ آپ کو کوئی بتانے والا نہیں تھا اس لیے آپ ایسا کر سکتے ہیں اگر کہی قبلے کا علم نہ ہو اس آیت کی روح سے کہ اللہ کا چہرہ ہی ہر جگہ ہے اللہ کہہ رہا ہے میں آسمان میں ہوں اور یہ اشارہ کیا بلندی کی وجہ سے جو آسمان میں ہے اس سے بے خوف نہیں ہو وہ زمین میں غرق کر دے گا اور زمیت تھر تھر کا پنے لگے گی اور تم بے خوف ہو گے جو کچھ آسمان میں ہے وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے کیا ایسا بھی میں کر سکتا ہوں تب تمہیں پتہ چلے کہ میرا ڈرانا کیسا ہوتا ہے اللہ

اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

آیت نمبر 18-23

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ o اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ط مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط اِنَّه بِكُلِّ شَىْءٍ بَصِيْر'' o اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ جُنْد'' لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِىْ غُرُوْرٍ اَمَّنْ هٰذَاالَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَه بَلْ لَّجُّوْا فِىْ عُتُوٍّوَّنُفُوْرٍ o اَفَمَنْ يَّمْشِىْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِىْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o قُلْ هُوَ الَّذِىْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلاًمَّا تَشْكُرُوْنَ o

اللہ فرماتا ہے

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ بے شک تم سے پہلے بھی لوگ گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا خود دیکھ لو ان سے میرا عذاب کتنا سخت تھا

اس آیت میں اللہ فرمارہا ہے تم سے پہلے بھی لوگ نکلے ہیں جنہوں نے مجھے جھٹلایا ہے پچھلی دو آیتوں میں اللہ فرمارہا تھا تم بے خوف کیوں ہو گئے ہو تمہیں ڈر کیوں نہیں لگتا میری ذات سے میری آیتوں کو جھٹلاتے ہو میرے نبی کو جھٹلاتے ہو میرے رسول کو جھٹلاتے ہو تو کہا کہ تم سے پہلے بھی ایسے لوگ گزرے۔

لحاظہ **یہ واضح آیت ہے جس میں اللہ ان قوموں کی طرف اشارہ کررہا ہے** جو قومیں جو ہیں اللہ کی نافرمان قومیں رہی ہیں جن میں قومیں لوط ہے قومیں عاد ہے قومیں ثمود ہے یہ ساری قومیں جو ہیں بڑی سخت نافرمان رہی تھی ان قوموں کا عذاب اللہ یاد کروارہا ہے یعنی یہ کوئی نئی بات نہیں ہے عرب کے لوگوں کو اللہ قرآن میں بیان کررہا ہے۔

پہلی بات تو یہ عرب کے لوگوں کو ہو رہی تھی تو عرب سے چودہ سو سال پہلے جب آقا علیہ السلام پر قرآن اتر رہا تھا تو اس سے پہلے بہت ساری قومیں آئی ہیں یہ تو ابھی چودہ سو سال ہوئے ہیں اس سے پہلے بڑی قومیں گزر چکی ہیں تو اللہ ان کا ذکر کررہا ہے کہ تم لوگ پہلے نہیں ہو جنہوں نے جھٹلایا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں میرے لیے ہو رہی میرے نبیوں کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تم سے پہلے بھی میرے نبیوں کو جھٹلایا جاتا رہا اور میرے نبیوں کی توہین کی جاتی رہی یہ کوئی نئی بات نہیں تم کررہے آ گے۔

اللہ نے فرمایا خود دیکھ لو ان پر میرا عذاب کتنا سخت تھا تو یہاں اللہ ایک دعوت دے رہا ہے کہ تمہیں چاہیے کہ تم تاریخ پڑھا کرو ہسٹری پڑھا کرو پچھلی قوموں کے حالات جانو تمہیں علم ہونا چاہیے کہ وہ لوگ کیا کرتے رہے اور یہ دعوت دے رہا ہے اللہ کہ خود دیکھو کہ کیا میں نے ان کے ساتھ کیا تھا یہ نہیں پتہ اگر تم انسان بعض اوقات بہت ساری چیزیں نہیں سیکھ پاتا اگر اس کو علم نہ ہو کہ پچھلے لوگوں کیساتھ کیا ہوا تھا قومیں عاد قومیں ثمود قومیں لوط اور بھی بہت ساری قومیں ان کا ذکر باقاعدہ سارا سورۃ ہود کے اندر **سورۃ ہود وہ سورۃ ہے جس سورۃ مبارکہ کے بارے میں خود حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سورۃ نے مجھے بوڑھا کر دیا** میں بڈھا ہو گیا اس سورۃ کی وجہ سے تو آپ اس سورۃ کو پڑھیں گے تو آپ دیکھیں گے اُس ساری سورۃ میں اللہ نے تین قوموں کے حالات بیان کیے ہیں تین قوموں کی زندگیا بیان ہوئی ہیں کہ وہ کیسی تھی اور انہوں نے کیا کیا کیا تھا بڑی detail سے پوری سورۃ میں بیان ہے وہ تینوں قوموں کے حالات بیان کرنے کے بعد

اللہ فرماتا ہے اسی سورۃ میں کہ اے نبی!

یہ دیکھا تو نے یہ جو لوگ تھے جنہوں نے ایسا کیا تھا ظلم اور زیادتی کی تھی انہوں نے اے نبی یہ دیکھ لیں جو تیرے نافرمان ہوں گے میں ان پکڑ کر بالوں سے گھسیٹ کر

دوزخ میں پھینکوں گا یہ آیات بڑی سخت ہیں ان پر اللہ کی طرف سے سخت وعید ہے میں چھوڑوں گا نہیں ان کو جو تیرے نافرمان ہوں گے ہر سورۃ جو ہے لوگ وہ نافرمان ہوں گے ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے اسی طرح قومیں عاد اور قومیں ثمود کے حوالے سے بھی بہت ساری باتیں کسی پر پتھروں کا عذاب کسی پر چیخ کا عذاب کسی پر آندھی کا عذاب بہت سارے عذاب ہوں گے یہ تو ہم اسی لیے بچے جا رہے ہیں کہ آقا دو جہاں ﷺ کا جسم اقدس زمین پر موجود ہے اور حضور علیہ السلام کی وجہ سے عذابوں کو ٹالا جا رہا ہے کوئی بات نہیں ابھی وقت دے دو ان کو ابھی ڈھیل دے دو ان کو ابھی ڈھیل دے دو تو وہ وقت اللہ صرف نبی کی وجہ سے دے رہا ہے اپنے سوہنے نبی کی وجہ سے وقت دے رہا ہے کہ کوئی بات نہیں بعد میں اس سے پچھلی قوموں کو کسی سورۃ نہیں چھوڑا گیا لحاظ اس لیے یہ بات واضح کی جا رہی ہے کہ خود دیکھ لو کہ ہم نے پہلے لوگوں کیساتھ کیا کیا ہوا ہے۔

سمجھدار آدمی وہ ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو دیکھ کر عبرت پکڑے یہ سمجھداری کی اعلیٰ علامت ہوتی ہے

کہ آپ بجائے خود تکلیف کے آنے میں آپ کسی اور کی تکلیف کو دیکھ کر سمجھ جاتے ہیں یار مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے یہ بھی تو اس تکلیف میں آیا ہے تو مجھے اپنے آپ کو سنبھلنا چاہیے اس لیے اللہ فرما رہا ہے دیکھو جو تم سے پہلے لوگ آئے تھے ان کو کس طرح عذابوں کا شکار کیا تو ان کو دیکھ کر تم بھی عبرت پکڑ لو اپنے آپ کو سیدھا کر لو اپنے معاملات کو اچھا کر لو۔ اللہ اچانک موضوع بدلتا ہے اب اللہ ذرہ انداز بدلنے لگا ہے **اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ** کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو اڑتے دیکھا ہے کہ وہ کس طرح پَر پھیلاتے بھی ہیں اور پَر سمیٹتے بھی ہیں **مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ** رحمٰن کے علاوہ کون ہے جو ان کو ہوا میں روکے ہوئے ہے **اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ** "بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے

مثال

تو اللہ تعالی بڑی پیاری مثال دے رہا ہے اپنی ذات کی اگر پرندوں کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھتے ہوں ہوا میں تو کوئی بھی شے اچھالی جائے تو زمین پر گرتی ہے زمین پر آ جاتی ہے دو چار پانچ کلو کا پرندہ ہوتا ہے وہ کیوں نہیں گرتا وہ بھی تو ہوا میں ہے ایسی کون سی شے ہے جو اس کو ہوا میں تیرنے میں مدد دے رہی ہے چلو ٹھیک ہے تم کہہ رہے ہو وہ پَروں کو ہلاتا ہے تو پھر وہ اڑتا چلا جاتا ہے اللہ فرما رہا ہے کہ کبھی آپ نے ایسا دیکھا ہے کہ وہ اپنے پَروں کو سمیٹ لیتا ہے پھر بھی وہ اڑتا رہتا ہے ہوا میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ چھلیں وغیرہ بڑی دیر اپنے پَروں کو still رکھتی ہیں ایسے رہتی ہیں اور پھیرتی رہتی ہیں پڑتی رہتی ہیں پورے آسمان پر اللہ کس طرح سے اس کو poterate کر رہا ہے باقاعدہ جب وہ پَروں کو پھلا کر اڑتی ہیں تو بھی وہ نہیں گرتی کون تھامے ہوئے ہے اس میں ایک مثال پرندوں کی ہے دوسری مثال چلو یہ تو آیت اس وقت اتری تھی پرندے ہی مراد لیے گئے لیکن اگر آج آپ اس آیت کو دیکھیں تو ہوائی جہاز مراد لیے جا سکتے ہیں منوں ٹنوں وزنی جس میں دو دو سو بندہ بیٹھا ہوا ہے ساتھ 23 من سامان ہے اس کا جہاز کا اپنا اتنا وزن ہے وہ اتنا ہوا میں اڑ رہا ہے وہ نیچے نہیں گرتا تو کیا انجن چلا رہا ہے اسے انجن کی ذرہ سی تار ہل جائے تو سارا انجن اڑ جائے کوئی تو ہے نہ طاقت جو اس کو ہوا میں تھامے ہوئے ہے منوں ٹنوں وزنی جہاز جو ہے وہ اتنے ہزار فٹ کی بلندی پر وہ مسافروں کو لے کر اڑ رہا ہوتا ہے **اللہ اپنی ایک علامت بیان کر رہا ہے اللہ کہہ رہا ہے تم نے دیکھا نہیں کہ ہم پرندوں کو بھی کس طرح سے ہوا میں اڑاتے ہیں سبحان اللہ۔**

آگے آیت بڑی خوبصورت اسی کو relate کیا **اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ " لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ**

اے جندوں کیا تمہارے پاس کوئی ایسا لشکر ہے جو تمہاری مدد کرے رحمٰن کے علاوہ تو اللہ فرما رہا ہے جتنے میرے منکر ہیں دنیا میں یا میرے منکر ہیں کوئی ان کا مدد کرنے والا ہو قیامت کے دن جب ہم انہیں بلائیں گے یا قیامت کے دن جب ہم ان کا حساب کریں گے کوئی ہے ایسی فوج ان کے پاس جو ہماری مدد کرنے پہنچے کوئی نہیں کوئی مدد نہیں تمہاری کر سکے گا سوائے رحمٰن کیا اللہ واضح کر رہا ہے قیامت کے دن کا کوئی لشکر نہیں ہے ہمارے پاس اس دن ہم سب جب تم سے حساب لے رہے ہوں گے فرشتے سمت تو اس وقت تمہارا کچھ بھی نہیں بچے گا۔

اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ بیشک یہ جو کافر ہیں یہ دھوکے میں ہیں **اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ**

کیا کوئی ایسی ہستی ہے جو تمہیں رزق پہنچا سکے اگر اللہ تمہارا رزق بند کر دے۔۔۔ اگر اللہ رزق بند کر دے تو کوئی ہے ایسا جو تمہیں رزق دے سکے تو یہاں واضح ہو گیا کہ

رزق بھی اللہ ہی دیتا ہے کوئی نہ رزق بند کر سکتا ہے نہ کھول سکتا ہے نہ کوئی رزق کا مالک ہے کوئی تعویذ کوئی ٹونا کوئی جادو کسی کی بددعا کسی کی نظر تمہاری دکان کو بند نہیں کر سکتی تمہارے کاروبار کو بند نہیں کر سکتی تمہارے رزق کو بند نہیں کر سکتی۔ یہاں رزق سے مراد صرف پیٹ میں جانے والی چیزیں نہیں ہیں یہاں رزق سے مراد ہدایت بھی ہے نور بھی ہے علم بھی ہے علم بھی رزق ہوتا ہے آپ دیکھیں یہاں جب آپ آئیں ہیں تو آپ یہاں کوئی چیز کھا کر تو نہیں جا رہے ہیں یہاں ایک گھنٹے میں لیکن رجتے ہیں کہ نہیں بولو رجتے ہیں نہ میں تو بڑا رجتا ہوں **رج جاتے ہیں ہم کس سے علم سے اللہ کی معرفت سے اللہ کے قرآن کے نور سے اس کا مطلب یہ بھی رزق ہے یہ روح کا رزق ہے** وہ پیٹ کا رزق ہے جو روٹی پانی غذا اور **یہ علم ہدایت نور یہ روح کا رزق ہے** اللہ فرما رہا ہے اگر میں نہ چاہوں ہدایت دینا تو پھر کون تمہیں دے گا ہدایت میری طرف سے تمہیں آئے گی اور وہ ہم ہی ہیں جو ہدایت سے روک دیتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں نہ ہم نماز نہیں پڑھ پاتے ہم نیکی نہیں کر پاتے قرآن نہیں ہم سے پڑھا جاتا اصل میں ان کا روح کا رزق بند ہو گیا ہے روح کا رزق اللہ نے بند کر دیا ہے کسی غلطی کی وجہ سے کسی گناہ کی وجہ سے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

جہاں بھی کسی کا رزق بند ہو وہ گناہوں کی وجہ سے ہے تمہارا رزق چاہے روح کا ہے چاہے جسم کا ہے وہ گناہوں کی وجہ سے کھلتا اور بند ہوتا ہے گناہ معاف ہوں گے کھل جائے گا اور اگر گناہ ہو جائیں گے تو بند ہو جائے گا تو اپنے آپ کو دیکھو اگر تمہارا رزق جو ہے وہ کس طرح سے اگر کھولا ہوا ہے تو سمجھ لو اللہ نے معاف کیا ہے اور اگر تمہیں نیکیوں کی نماز روزے کی توفیق ہے ساتھ کھولا رزق اللہ نے دیا ہے تو سمجھ جاؤ اللہ خوش ہے اگر نیکیوں کی توفیق موجود ہے بظاہر یہ بند ہے تو پھر سمجھ لو کہ کوئی چھوٹا موٹا گناہ ہو گیا ہے کوئی چھوٹے موٹے معاملات ایسے چل رہے ہیں چلو نیکیاں تو ہو رہی ہیں نماز روزہ ٹھیک ہے لیکن روٹی پانی بند ہو گیا ہے تو سمجھ لو کہ چھوٹا موٹا کوئی گناہ ہوا ہے اور اگر دونوں ہی بند ہیں نہ نیکیوں کی توفیق ہے نہ روٹی پانی کا معاملہ ہے گھر میں بھوک پڑی ہے نماز نیکی کا بھی کوئی معاملہ نہیں ہے تو سمجھ لو سر سے پاؤں تک اللہ کی ناراضگی شروع ہو گئی ہے اللہ سخت ناراض ہے نہ مصلے پر آنے دیتا ہے نہ پیٹ میں کچھ جانے دیتا ہے دونوں کام خراب ہو گئے یہ اللہ کی سخت ناراضگی کا معاملہ ہے کوئی بہت بڑا گناہ ہو چکا ہے جسکی وجہ سے جسم اور روح دونوں کا رزق بند کر دیا گیا ہے۔

یہ حضور ﷺ کا ارشاد ہمارے لیے کافی ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی کسی کا رزق بند ہوتا ہے وہ گناہ کی وجہ سے ہے اپنے گناہوں سے معافی مانگ لو توبہ کر لو گناہ چھوڑ دو اللہ تمہارے رزق کو کھول دے گا اسے کیا پڑی ہے تمہارے رزق کو بند کرے تیرے ساری زندگی کے کروڑ سے اس کا کیا بگڑنا ہے کتنا کو کھا لے گا لحاظہ اس کا تیرا رزق بند کر کے اس کو کیا ملا ملا اس کو کچھ نہیں تو نے بند کروایا خود اللہ فرما رہا ہے کہ کوئی ایسی ہستی ہے جو تمہیں رزق پہنچا سکے اس سے واضح ہوا کہ کوئی ہستی نہیں ہے جو اللہ کے علاوہ آپ کو رزق پہنچا سکتی ہے اگر اللہ اپنا رزق بند کر لے تو کوئی اس کو نہیں کھول سکتا۔ اللہ

بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ لیکن یہ لوگ شرکشی اور حق میں بہت دور نکل گئے کہا یہ عجیب لوگ ہیں میں نے ان کا رزق بھی بند کر کے دیکھ لیا ہے ان کو میں نے قیامت کے دن کے لشکر کا بھی پوچھ لیا ہے ان کو میں نے یہ بھی کہا ہے کہ کوئی ہے پرندہ جو اللہ کی مدد کے علاوہ اڑ سکے سارا کچھ تو میں نے مثال دے دی ہے پھر بھی یہ نفرت سے نہیں آتے یہ بھی کہتے ہیں نہیں یہ فلاں نے جادو کیا ہے کس کی وجہ سے میری دکان بند ہوئی ہے۔

یاد رکھیں میں واضح کر دوں ایک تو یہ بات ہم پہلے ہی کر چکے ہیں کہ قرآن پاک ویسے ہی بے وقوفوں کی کتاب نہیں ہے یہ جاہلوں کی کتاب نہیں ہے ایک عقلمندوں سمجھداروں باریک دماغ والوں کی کتاب ہے یہ آلو ذہن رکھنے والے بالکل ایک ایسے لوگ جو تفکر نہیں کرتے ہیں ان کی کتاب ہی نہیں ہے بڑے ذہن لوگوں کی کتاب ہے ایسے لوگ جو بڑا دھیان رکھتے ہیں ان کی فکر کی جو سوئی ہے بہت اچھی ہوتی ہے۔ اللہ وہ لوگوں کا معاملہ اور ہوتا ہے وہ جب قرآن پڑھتے ہیں تو قرآن کے لیے ان کے انداز اور ہوتے ہیں قرآن کو سمجھنے کے انداز اور ہوتے ہیں اللہ فرما رہا ہے یہ کیسے لوگ ہیں میں ان کو کتنی مثالیں دے رہا ہوں اتنی مثالیں دے رہا ہوں یہ پھر بھی حق سے اور نفرت میں بہت دور نکل گئے ہیں تو اب ان کی واپسی کا کوئی چانس نہیں ہے میں بتاؤں آپ کو ہماری جو معاشرے کی اکثریت ہے سارے تو نہیں میں کہہ سکتا لیکن 90% ایسے جاہلوں پر مشتمل ہے دیکھیں جی بلی گزر گئی کالی آگے سے اس پر پریشان ہو جائیں گے منگل ہے آج منگل کے دن دھونا کچھ نہیں چاہیے اس پر پریشان ہو جائیں گے دودھ گر گیا ہے ابل کر اس پر آپس میں رونا شروع کر دیں گے چاند گرہن لگ گیا ہے اب عورت جو ہے جو preganant ہے یہ نہ جائے اب اس کے سامنے یہ ایسے لوگ ان کا قرآن احادیث سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ وہ اس کو سمجھنا

چاہتے ہیں نہ وہ اس کے قریب بھی آتے ہیں یہ جاہل طبقہ جو ہے یہ بہت زیادہ ہے ہمارے معاشرے میں اتنی زیادہ جاہلیت ہے جس کی حد نہیں ہے ابھی جو باتیں میں نے آپ کے سامنے کی ان کا کوئی وجود بھی نہیں ہے کوئی وجود بھی نہیں ان کا **آپ بیشک کیسی بھی زندگی گزار لیں یہ معاملات اللہ کے حوالے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے ان چیزوں کو دیکھتا ہے** جی فلاں دن آ گیا ہے آج یہ نہیں کرنا محرم آ گیا ہے اس میں شادی نہیں کرنی تو یہ سارے معاملات جو ہیں اس طرح تھوڑی ہوتے ہیں صفر میں شادی نہیں کرنی اب خود ہی اپنے اوپر بیڑیاں ڈال دی یہ نہ قرآن میں آیا نہ احادیث میں آیا **حضورﷺ کی دو صاحبزادیوں کی شادی محرم میں ہوئی** اپنے اوپر بیڑیاں ڈال لی کیوں اللہ فرما رہا ہے ان لوگوں کا تعلق ہی نہیں ہے میں نے پہلے اتنی مثالیں دی ہیں یہ بجائے میرے قریب آنے کے یہ بولیے دور نکل گئے یہ بجائے میرے قریب آئیں میرے سے اور دور ہو گئے۔

ایک بات یہاں کر دوں

اگر کوئی صاف دل کیساتھ عبادت نہ نا کرے صاف دل کیساتھ وظیفہ نہ پڑھے صاف دل کیساتھ اگر ذکر نہ کرے صاف دل کیساتھ اگر نیکی نہ کرے اس کی وہ نیکی اللہ کے قریب کرنے کی بجائے اس کو دور کر دیتی ہے۔

وہ نماز اس کو اللہ کے قریب نہیں ہونے دے گی وہ اور دور کر دے گی وہ ذکر اس کا اس کو اللہ کے قریب نہیں ہونے دے گا وہ ذکر اور دور کر دے گا اللہ سے وہ قرآن کی تلاوت اس کو قریب نہیں ہونے دے گی اللہ کے اگر وہ فکر کیساتھ سوچ کیساتھ اس کو نہیں کرتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا بہت سارے لوگ نمازی ہوتے ہیں گھروں میں بڑی نماز پڑھتے ہیں بڑا اچھا ان کی تسبیح کا معاملہ ہوتا ہے بڑے اچھے انہوں نے عمرے حج بھی کیے ہوتے ہیں لیکن آپ ان کے گھر جا کر دیکھیں ایسے لگتا ہے لعنت برستی ہے ان کے گھر میں لڑائیاں جھگڑے فساد نہ رزق میں برکت حالانکہ اتنے اتنے موٹے مہراب پڑھے ہیں ماتھے پر اس بات کو سمجھیں کہ ایسے ذکر بجائے قریب کرنے کے دور کر دیتے ہیں جو فکر کے بغیر ہوں جس کے اندر فکر موجود نہ ہو جس کے اندر روح اس کی موجود نہ ہو ذکر کی نماز کی روح موجود نہ ہو تلاوت کی روح موجود نہ ہو۔

مجھے اس بات کا نہیں پتہ تھا ظاہر ہے وقت گزرتا رہتا ہے تو اپنے دیکھا کرتا تھا پیر بھائیوں کو بڑا اچھا نماز کا معاملہ ہوتا تھا بڑے اچھے وظائف پڑھا کرتے تھے تہجد بھی پڑھتے تھے بڑا الوگ خوشی سے ذکر کرتے ہیں کہ میں تہجد پڑھ ناواں بڑا اذکر کرتے ہیں اس کا تہجد بھی پڑھتے تھے اور بھی کافی عبادتوں کی توفیق ان کو حاصل ہوئی تھی لیکن ان کی زندگی بے برکت تھی منحوس تھی گھر والے بھی تنگ ماں باپ بھی تنگ بچے بھی تنگ بیوی بھی تنگ اور عبادت دیکھو پہاڑ جیسی وظیفے دیکھو لب ہر وقت ہلتے رہتے تھے وظیفے پڑھتے رہتے تھے اور با قاعدہ ذکر کیا جاتا کہ بئی تہجد بہت پڑھتا ہے وہ ایسا نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ وعبادتوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے اللہ کو تیری کسی تہجد کی اللہ کو تیری کسی نیکی کی تیری کسی عبادت کی تیرے کسی سجدے اور رکوع کی ضرورت نہیں ہے وہ ان چیزوں سے پاک ہے اس کو کسی شے کی حاجت ہی نہیں ہے تو پڑھ نہ پڑھ اس کو کیا پرواہ ہے اس کی وہ صمد ہے وہ کسی کا بھی معاملہ ایسا نہیں ہے کہ کہ وہ نظر انداز ہو سکے وہ بے پرواہ ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے تو پھر یہ کیا ہے اس کو پھر ضرورت کس چیز کی ہے اس کو ضرورت نماز کے اندر ضرورت نماز سے زیادہ فکر کی ہے نہیں سمجھ آئی اس کو ضرورت قرآن کی تلاوت سے زیادہ تلاوت کی فکر کی ہے اس کو ضرورت نعت سے زیادہ نعت کے اندر فکر کی ہے اس کو زیادہ ضرورت روزے سے اس کے اندر فکر کی ضرورت ہے بھوکا سارا دن پیا سا روزہ رکھ کر کس پر احسان کیا ہے تم نے اللہ کو ضرورت ہے تیری بھوک کی کوئی ضرورت نہیں بھوکا پھیرتا رہ سارا دن اس کو کیا ضرورت ہے اس کو ضرورت تھی اس کے اندر فکر کی روزہ ہوتا کیا ہے دیکھیں اللہ نے کیسا اشارہ دیا سبحان اللہ میں قربان جاؤں قرآن کی آیتوں پر قرآن کے اشاروں پر اور اللہ کے اللہ کی پہالیوں پر کیسا اشارہ کیا اس نے کہا کہ میں نے اتنی پیاری باتیں کی دیکھو پرندہ کی اڑ سکتا ہے میں نہ اٹھاؤں تو یار بچگانہ سی مثال لگتی ہے بظاہر اور ایک بچہ بھی کہتا ہے یہ کیا قرآن میں لکھا ہوا ہے کیا پرندہ اڑ سکتا ہے؟؟

بظاہر ایسے ہی بچگانہ سی بات کی گئی اور آگے کہا کیا کوئی لشکر ہے جو قیامت کی دن تمہاری مدد کرے نہیں کوئی مدد نہیں کر سکتا پھر کہا کیا تمہیں رزق پہنچا سکتا ہے میرے سوا کوئی یہ سارا کچھ کر کے کہا اتنی فکر کی باتیں کی ہیں لیکن یہ لوگ نفرت میں اور دور نکل گئے ہیں ہم سے یہ اور دور ہو گئے ہی اس سے پتہ چلا کہ اگر کوئی قرآن کی آیتوں کو سہی درق سے نہیں پڑے گا یہ قرآن اس کو اللہ سے دور کر دے گا بجائے قریب کرنے کے اللہ اس کو دور کر دے گا اور وہ اسی دھوکے میں رہے گا کہ میں تو بہت قرآن پڑھتا ہوں میں تو بہت نماز پڑھتا ہوں میں تو بہت ذکر کرتا ہوں میں تو بہت اچھا ہوں نیک آدمی ہوں میرے سے تو بڑا نیک ہی کوئی نہیں ہے وہ اسی دھوکے میں مبتلا رہے گا حالانکہ وہ اللہ سے بہت دور نکل گیا کیونکہ

اس نے فکر کیساتھ اوراصل روح کیساتھ نیکی نہیں کی بہت بڑا پیغام ہے اس کو یاد رکھیے گا یہ ساری عبادتیں آپ کو قریب نہیں کر پائیں گی اللہ کے اگر اس کے اندر فکر نہ ہو اس کے اندر سوچ نہ ہو اس کے اندر دھیان نہ ہو۔

خود حضورﷺ نے فرمایا کہ ایک قرآن کی آیت کو سمجھ کر پڑھنا ساری رات نفل پڑھنے سے بہتر ہے یہ کیوں فرمایا؟؟ اس لیے کہ حضور یہ چاہتے ہیں کہ نفلوں سے زیادہ قرآن کو فکر سے پڑھو اسی لیے کہا نہ کہ ساری رات تم عبادت کرنا چاہتے ہو چھوڑ و وہ نہ کر تھوڑا سا وقت دے قرآن کو اور اس کو فکر سے پڑھ کر سوچا ساری رات تجھے نفل پڑھنے سے زیادہ ثواب اللہ نے دے دیا کیونکہ تم نے قرآن کی آیت کو پڑھا سمجھا فکر کیا کہ میرے رب نے کیا کہا ہے اتنی پیاری باتیں کر کے آگے کہا یہ تو اور بے وقوف ہیں پیچھے ہو گئے ہیں مجھ سے بجائے اور قریب آنے کے دور ہو گئے ہیں اللہ

اَفَمَنۡ يَّمۡشِىۡ مُكِبًّا عَلٰى وَجۡهِهٖۤ اَهۡدٰٓى اَمَّنۡ يَّمۡشِىۡ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ دو لوگ ہیں ایک وہ ہے اللہ فرماتا ہے ایک شخص وہ جو منہ کے بل گر پڑتا ہے چلا جا رہا ہے وہ راہِ راست پر ہے یا وہ جو سیدھا ہو کر صراط مستقیم پر جا رہا ہے۔

☆ اللہ کہہ رہا ہے دو بندے ہیں ایک وہ جو سر جھکا کر منہ نیچے کیا ہے اور چلتا جا رہا ہے سامنے نہیں دیکھتا دھیان نیچے ہے اور چلتا جا رہا ہے اللہ کہہ رہا ہے ایک تو وہ ہے وہ راہ راست پر ہے یا جو سیدھا ہو کر صراط مستقیم پر چل رہا ہے (اشارہ ہے، بہت پیارا)

مثال

کافر کی مثال پہلے شخص کی ہے کہ وہ نیچے سر رکھ کر چلتا جا رہا ہے راستے میں ایک گڑھا آتا ہے راستہ خراب ہے آگے کیچڑ ہے اس کو آگے موڑ پتہ ہی نہیں چلتا کیونکہ کیونکہ وہ نیچے دھیان کر کے چل رہا ہے کوئی چیز آ رہی ہے ٹکرا رہی ہے کوئی گاڑی آ رہی ہے کوئی بس آ رہی ہے کوئی موٹر سائیکل آ رہا ہے ہیً آپ سڑک پر دھیان رکھ کر ایسے کتنی دیر چل سکتے ہیں دس بارہ قدم چلیں گے کہی نہ کہی ٹکرائیں گے کیونکہ آپ سامنے دیکھ ہی نہیں رہے اور آپ چل ہی نہیں پاتے آپ زخمی ہو جائیں گے آپ ہلاک ہو سکتے ہیں آپ کہی گر سکتے ہیں کھائی میں یا گڑے میں کیونکہ آپ سامنے نہیں دیکھ رہے اللہ فرما رہا ہے کہ جو کافر ہے اس کی مثال پہلے شخص کی ہے اسے کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کدھر جا رہا ہے وہ بس نیچے منہ کر کے چلتا جا رہا ہے اور جو دوسرا ہے وہی امومن آدمی ہے جو سیدھا ہو کر صراطِ مستقیم پر چل رہا ہے۔ ای دونوں میں سے دیکھو کہ کون سیدھے راستے پر ہے ظاہر ہے کہ دیکھنے والا سامنے دیکھنے والا دھیان رکھنے والا غور کرنے والا اب دیکھو اشارہ کتنا پیارا ہے اس کے اندر جو اشارہ ہے کہ جب انسان نیچے دیکھتا ہے نہ تو پھر وہ سوچتا سمجھتا نہیں ہے وہ صرف چل رہا ہے منہ سوٹ کے پنجابی میں بھی مثال ہے

منہ سوٹ کے ٹر پئی آئے

مطلب کہ دیکھ نہیں رہی سمجھ نہیں رہی اور چل پڑی ہے یہ غلط ہو گیا ہے بے فکری میں چل رہا ہے نہ دوسرا جو ہے سامنے دیکھ رہا ہے جب انسان سامنے دیکھ رہا ہے تو وہ فکر کرتا ہے کہ اچھا یار اب کیا دائیں ہونا ہے یا بائیں ہونا ہے اب کوئی آ رہا ہے س کو روکنا ہے یا ٹھہر و میں گزر جاؤ یا اس کو گزرنے دینا ہے پھر گزروں وہ سامنے دیکھ رہا ہے پھر وہ فکر کرتا ہے سوچتا ہے کہ اب کون سی گاڑی ہے کتنی تیزی سے آ رہی ہے وہ کتنی دور ہے میں کتنا آہستہ چلوں میں کتنا تیز چلوں یہ سارا کچھ سوچتا ہے وہ سامنے دیکھ کر تو اللہ فرما رہا ہے یہ جو بندے ہیں نہ یہ جو سوچنے والے ہیں یہ راہ راست پر ہیں یہ راہ راست پر ہیں سوچنے والے فکر کرنے والے اور ہر چیز کو شevaluate کرنے والے Analysis کرنے والے۔ اللہ

آخری بات

اللہ موضوع کو ختم کرنے لگا ہے **قُل** اے نبی اب آپ فرما دیجیے میں نے تو بڑی باتیں ان سے کر لی ہیں **هُوَ الَّذِىۡۤ** وہ وہی ذات ہے **اَنۡشَاَكُمۡ وَجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـئِدَةَ** جس نے تمہیں پیدا کیا تمہارے کان پیدا کیے تمہاری آنکھیں پیدا کی اور تمہارا دل پیدا کیا پہلے کہا تمہیں پیدا کیا پورا جسم ہاتھ پاؤں جسم کا پورا ڈھانچہ ہڈیاں پھر کہا اس میں سے تین چیزیں زرہ الگ کر لو یہ تین چیزیں مجھے بڑی پیاری ہیں ان کو زرہ الگ کرو کیا اللہ نے اسپشل ذکر کیا **لَـكُمُ السَّمۡعَ** تمھارے کان بنائے **وَالۡاَبۡصَارَ** تمھاری آنکھیں بنائی

وَ اَلْاَفْدَۃَ تمھارا دل بنایا یہ تین چیزیں اللہ نے کہا زرہ علیحدہ کردو اس لیے **اس لیے یہ تینوں چیزیں ہی انسان کے لیے ہدایت کا سبب بنتی ہیں کانوں سے انسان سنتا ہے آنکھوں سے دیکھتا ہے اور دل سے سوچتا ہے یہ تینوں چیزیں انسان کی ہدایت کا ذریعہ بنتی ہیں** اور جو برائی ہے وہ بھی ان تینوں چیزوں سے ہوتی ہے کانوں سے سن کر برائی ہوتی ہے آنکھوں سے دیکھ کر برائی ہوتی ہے اور دل سے پلاننگ کر کے برائی ہوتی ہے تو یہی تینوں چیزیں نیکی کے لیے استعمال ہوتی ہیں یہی تینوں چیزیں برائی کے لیے استعمال ہوتی ہیں اللہ فرما رہا ہے میں نے تمہیں کتنی بڑی نعمت دی ہے ان تینوں کا نور دیا ہے انداز دیکھو کان کتنی بڑی نعمت ہیں جس کو نہیں سنائی دیتا اس سے پوچھیں کہ کان کا معاملہ کیا ہے کتنا بڑا ہے اور آنکھیں کتنی بڑی نعمت ہیں آندھے سے پوچھیں کہ یہ کتنا بڑا معاملہ ہے کہ زرہ سا آنکھوں میں ہمیں زرہ سی بیماری آ جائے تھوڑا سا زخم آ جائے کوئی ہلکی سی خارش بھی ہو جائے زندگی اجیران ہو جاتی ہے حالانکہ چھوٹا سا عضو ہے

کس قدر سارے جسم کی ہمدرد ہوتی ہے آنکھ ۔ درد کہیں بھی ہو روتی ہے آنکھ

تو آنکھ میں زرہ سی تکلیف سارا جسم بے زار آپ نہ سو پاتے ہیں نہ اٹھ پاتے ہیں نہ بیٹھ سکتے ہیں اور جن کی نظر کمزور ہوتی ہے ان بے چاروں کو کتنی پریشانی عینک لگا لگا کر اس طرح باقی بھی بہت ساری آنکھ کیساتھ اللہ نے نعمتیں جوڑی ہیں بزرگوں کی زیارت اس کی وجہ سے ہوتی ہے آنکھیں ہی ہیں نہ جو اس زیارت کو کر کے دل تک پہنچاتی ہیں کعبے کی زیارت اس کی وجہ سے ہوتی ہے آپ گنبد خضرا آنکھوں کی وجہ سے ہی دیکھتے ہیں اگر وہ نہ ہو تو گنبد خضرا کا نظارہ کہاں سے ہو اسی طرح دیگر بہت بڑی نعمت ہے اور دل جو سوچتا ہے سمجھتا ہے دل جو ہر وقت سوچتا ہے کیونکہ جو ہم کہتے ہیں جی کہ دماغ سوچتا ہے

یاد کھیں سائنس اس بات کو پروف کر چکی ہے یہ بھی دیوری غلط ہے اصل سوچ دل سے پیدا ہوتی ہے دماغ اس کی پلاننگ کام کرنا ہے یا نہیں کرنا یہ دل فیصلہ کرے گا کیسے کرنا ہے یہ دماغ کرے گا نہیں سمجھ آئی ہئ کھانا پکانا ہے یا نہیں پکانا یہ دل نے فیصلہ کرنا ہے کیسے پکانا ہے کتنی نمک مرچ کتنی نیچے جلانی ہے کس طرح کاٹنا ہے وہ کون کرے گا وہ دماغ کرے گا اس لیے یہ سائنس پروف کر چکی ہے جو سوچ کی بنیاد ہے وہ دل سے ہوتی ہے دماغ سے نہیں ہوتی ہے دماغ صرف اس کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے دماغ مکمل کرتا ہے دل صرف حکم دیتا ہے دل صرف کہتا ہے کر دو یا نہ کرو یہ دل کہتا ہے اور دماغ اس کے مطابق عمل کرتا ہے اس لیے **سارے کا سارا ہولڈ دل کے پاس ہے آپ دیکھیں اس لیے اللہ نے قرآن میں فرمایا۔**

خبردار اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

یہ دل ہے جس کے اندر ذکر ہوتا ہے اس لیے ہم بھی آپ سے کہتے ہیں دل پر ذکر کریں دل کے اوپر ھو کی ضرب ماریں کیونکہ سوچ کا origin وہ ہے جگہ وہ ہے جہاں سے سوچ پیدا ہوتی ہے جب وہاں سے اللہ اللہ ہو گی تو وہاں سے اللہ کے نور پیدا ہوں گے وہاں سے اللہ کی رحمتیں برسیں گی کیونکہ دل پر جب اللہ اللہ کا راج ہو جائے گا تو پھر وہ سوچ بھی غلط نہیں آنے دے گا جب سوچ غلط نہیں آئے گی دماغ غلط پلاننگ نہیں کرے گا جب دماغ غلط پلاننگ نہیں کرے گا تو ہاتھ جائیں گے کیسے غلط کام کی طرف پاؤں کیسے غلط کام کی طرف جائیں گے کس طرح جسم غلط کام کی طرف جا سکتا ہے کیونکہ دماغ نے غلط پلاننگ کرنی نہیں ہے دل نے چونکہ آرڈر ہی نہیں کیا تو دل ایک تالاب کی طرح ہے جس میں سے نہریں نکل کر نالیاں نکل کر پورے جسم میں پھیلی ہوئی ہیں یہی وجہ ہے کہ بلڈ بھی سارے کا سارا دل میں آتا ہے یہی سے پمپ ہو کر سارے جسم میں پہنچتا ہے اور یہی سے پورا جسم سراب ہوتا ہے اگر دل حرکت کرنا شروع کر دے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی طرح نیکی کا بھی سارا دارومدار دل پر ہے یہی سے اصل میں فیصلہ ہوتا ہے یہی سے دل پلاننگ کرتا ہوا دماغ تک اور دماغ آگے سے پورے جسم کو کنٹرول کر لیتا ہے اور پھر پورے جسم سے وہ نیکی کا کام پھر کروا لیا جاتا ہے اللہ فرما رہا ہے کتنی بڑی نعمت دی ہے میں نے میں نے تمہارے اوپر رحمت کر دی ہے کہ تمہیں میں نے کان بھی دیئے ہیں آنکھیں بھی دی ہیں اور پھر دل دیا۔

یاد رکھیے

یہ جو کان اور آنکھیں ہیں نہ یہ باہر سے چیزیں دل تک پہنچاتی ہیں ان کا کام باہر سے اندر لے کر جانا ہے چیزوں کو ان دونوں چیزوں کا تعلق دل سے ڈوبل ہے آنا بھی ہے اور جانا بھی ہے دونوں ہوتے ہیں سراب مثلاً جب آپ کوئی بات سنتے ہیں اگر غلط سنی ہے تو اس کا اثر بھی دل پر transfer ہو جائے گا جب کوئی غلط چیز دیکھتے ہیں اس کا اثر بھی

دل پر جاتا ہے تو یہ اندر لے جانے کا ذریعہ ہے اگر اندر گند جائے گا تو اس تالاب میں گند جمع ہو جائے گا گند کی وجہ سے پھر ہاتھ اور پاؤں بھی گندی چیزوں کی طرف جائیں گے کیونکہ اندر گند جمع ہو رہا ہے آپ اندر dust لے کر جا رہے ہیں گٹر کا پانی اندر جا رہا ہے گندا پانی بد بودار اندر جا رہا ہے آپ کیا سمجھتے ہیں وہاں سے کیا شکر گھی نکلے گا بئ گٹر کا گندا پانی transfer ہو رہا ہے دل میں تو وہاں سے وہی چیز باہر آئے گی تو یہ Input ہے لیکن اگر اس کو پاک کر دیا جائے دل پاک ہو جائے تو پھر یہ چیزیں باہر سے اندر آنے نہیں دیتا سبحان اللہ یہ باہر سے اندر نہیں آنے دے گا یہ روک دے گا اندر پاک رہے گا لحاظہ پاکی کی وجہ سے اچھے خیالات آئیں گے اچھے خواب آئیں گے اچھی سوچیں آئیں گی اچھے دھیان آئیں گے اور آپ چلتے چلتے اعلی کی طرف روانہ ہو جائیں گے کیونکہ دل میں کوئی بھی غیر کا خیال آتا ہی نہیں ہے پھر یہ output شروع کرتا ہے پھر یہ **اندر سے نگاہوں کو یہ پاک کرتا ہے اندر سے یہ کانوں کو بھی پاک کرتا ہے پھر نگاہ جس کی طرف اٹھتی ہے دیکھنے والے کو پاک کر دیتی ہے وہ پاکی اصل میں دل کی تھی دل اتنا پاک تھا کہ اس کا نور آنکھ تک آیا آنکھ نے آگے جس کو بھی دیکھا وہ نور اس میں جا پڑا وہ آنکھ جو ہے اس نے آگے بھیجا اس لیے اللہ نے تینوں کا ذکر کیا کان آنکھیں اور دل کہا یہ بڑی اسپشل تمہارے لیے نعمتیں ہیں** تمہارے لیے بڑی خاص یہ تینوں چیریں دی ہیں اب دیکھں یہی تینوں چیزیں جانوروں کو بھی تو دی ہیں ان کا بھی دل ہے ان کے بھی کان ہیں ان کی بھی آنکھیں ہیں لیکن انسان کے لیے یہ اور ہے جانور اس سے فائدہ نہیں لے سکتے وہ ان سے فائدہ نہ لیتا انسان ان سے فائدہ لیتا ہے ان سے فائدہ لے کر انسان اپنی زندگی میں پھر اس سے وہ آخرت میں فائدہ لے جاتا ہے۔ آگے بڑی خوبصورت بات ختم کر کے آیت ختم کی۔

قَلِیْلاًمَّا تَشْکُرُوْن

تھوڑے لوگ ہیں جو ان چیزوں کو سمجھتے ہیں شکرادا کرتے ہیں بڑے تھوڑے لوگ ہیں اللہ کہہ رہا ہے جو میں نے ان نعمتوں کی بات کی ہے ان نعمتوں میں تھوڑے لوگ ہیں جو ان نعمتوں کا سہی شکرادا کرتے ہیں آنکھ کان اور دل کا شکر قلیلا ماتشکرون بڑے تھوڑے لوگ ہیں جو آنکھوں کا کان کا دل کا شکرادا کرتے ہیں بہت کم لوگ ہیں اس بات کا اظہار اللہ نے کر دیا اس کا مطلب یہ ایسی نعمت ہے جس کو ہر بندہ نہ استعمال کر سکتا ہے نہ ہی ہر بندہ اس کو استعمال کر کے فائدہ میں لا سکتا ہے۔ اللہ

یہ تینوں جو ہیں اللہ نے جو نعمتیں دی ہیں اس کا جو اظہار اسپشل کیا گیا ہے خاص طور پر کیا گیا ہے اس سے اندازہ ہوا کہ انہی تین چیزوں سے برکت آنی ہے اچھی چیزیں سنی جائیں اچھی چیزیں دیکھی جائیں اور اچھی چیزوں کے بارے میں سوچا جائے یہی بنیاد ہے نیکی کی یہی بنیاد ہے تمام اچھائیوں کی اللہ اس کا ذکر کر رہا ہے کہ بہت کم دیکھے جو اس کو شکر میں لے کر آتے ہیں زیادہ تر اس کو negative استعمال کر رہے ہیں کانوں کو آنکھوں کو غلط استعمال کرتے ہیں اور دل نے تو کبھی پلاننگ کی نہیں نہ نیکی کی زیادہ تر نے نہیں کیا ہے میرا شکرادا لیکن تھوڑے سے ہیں میرے بندے جو ان تینوں چیزوں کا شکرادا کر رہے ہیں ان کو استعمال کر کے نیکیوں کی طرف رواں ہیں۔

اللہ سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین

سورۃ الملک کو ترجمے اور تفسیر کیساتھ پڑھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے آج سورۃ الملک مکمل کر لیں گے اور پرسوں سے سورۃ المزمل کا آغاز ہو گا انشاء اللہ

آخری آیات 24-30

قُلۡ هُوَالَّذِی ذَرَاَکُمۡ فِی الۡاَرَضِ وَاِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَo وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَاالۡوَعۡدُاِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ oقُلۡ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَاللّٰهِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِیۡر'' مُّبِیۡن''o فَلَمَّا رَاَوۡهُ زُلۡفَةً سِیۡٓئَتۡ وُجُوۡهُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَقِیۡلَ هٰذَاالَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِهٖ تَدَّعُوۡنَo قُلۡ اَرَءَ یۡتُمۡ اِنۡ اَهۡلَکَنِیَ اللّٰهُ وَمَنۡ مَّعِیَ اَوۡرَحِمَنَا فَمَنۡ یُّجِیۡرُ الۡکٰفِرِیۡنَ مِنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍo قُلۡ هُوَ الرَّحۡمٰنُ اٰمَنَّابِهٖ وَعَلَیۡه تَوَکَّلۡنَا فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍo قُلۡ اَرَ ءَیۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآ ؤُ کُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍo

سورۃ الملک اللہ فرماتا ہے قل اے نبی آپ فرمادیجیے اور اگلی جتنی آیات ہیں یہ ساری قل سے شروع ہو رہی ہیں اور حضور کو یہ حکم دیا جارہا ہے کہ آپ فرمائیں آپ ان سے اب بات کریں میں نے تو کر لی ہیں اب ان سے باتیں اب ان سے اے نبی تم بات کرو یہ قل سے ہم نے جتنی آیات پڑھی ہیں آقاﷺ کو اس کا حکم دیا گیا ہے تو اس میں یاد رکھیں جو آیت قل سے شروع ہو وہ ہوتی تو قرآن ہی کی آیت ہے لیکن اس میں زبان حضور کی استعمال ہوتی ہے قرآن ہی کی آیت ہے لیکن اس میں زبان مبارک حضور کی استعمال ہوتی ہے قل سے اس کا آغاز کیا ارشاد فرمایا آپ فرمادیجیے کیا **هُوَالَّذِی ذَرَاَکُمۡ فِی الۡاَرَضِ**

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا ہوا ہے وہی خدا ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلا دیا ہے **وَاِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ** اور قیامت کے دن تم اسی کے پاس جمع ہو جاؤ گے اسی نے تمہیں پھیلایا ہوا ہے بیٹے بیٹیاں نسلیں اور رشتہ دار اور پوری زمین پر جو انسان بس رہے ہیں وہ سارے جو ہیں اللہ نے پھیلائے ہیں اللہ فرمارہا ہے کہ یہ میری حکمتوں میں سے ایک حکمت ہے کہ میں نے انسانیت کو پھیلایا ہے حضرت آدم اکیلے ہی تھے پھر ان کے صاحبزادے صاحبزادیاں پیدا ہوتے ہوتے انسان پھیلتا چلا گیا اور آج دنیا میں پانچ عرب سے زیادہ انسان موجود ہیں مختلف دنیا کے خطوں میں پھیلے ہوئے ہیں **اللہ فرمارہا ہے** میری ذات وہی ہے جس نے تمہیں پھیلایا ہے اور میں ہی تمہیں مکنہ تیس کی طرح کھینچ کر لے آؤں گا میں نے ہی تمہیں دور دور رکھا ہے پھر ایک دن آئیے گا سب کو کھینچوں گا میں اور سب کو میں کھینچ کر میدان حشر میں لے آؤں گا جمع کرلوں گا اللہ فرمارہا ہے کہ تم مجھ سے بچ نہیں سکتے دور بھی تمہیں پھیلایا بھی میں نے ہی ہے میں نے ہی تمہیں جمع کیا ہے (اللہ)

وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَاالۡوَعۡدُاِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ

کافر جو ہیں مذاق کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم سچے ہو مطلب یہ جو تم بار بار قیامت قیامت کی بات کرتے ہو کافر کہتے ہیں **مَتٰی هٰذَاالۡوَعۡد** کب ہو گا یہ **پورا وعدہ اگر تم سچے ہو تم سے یہ بار بار ایک ہی بات کرتے** ہیں کب پورا ہو گا وعدہ کب وعدہ پورا کرو گے اصل میں یہ کفار کی اس عادت کا ذکر ہو رہا ہے جو کفار جو ہیں اپنے ہر نبی کیساتھ کیا کرتے تھے کیونکہ ہر نبی آدم سے لے کر جتنے بھی نبی آئے ہیں سب قیامت سے ڈراتے رہے ہیں نوح علیہ السلام نے ڈرایا قیامت آئی کوئی نہیں ہے ابراہیم نے ڈرایا۔

قیامت آئی کوئی نہیں حضرت موسیٰ ڈراتے رہے کوئی قیامت نہیں آئی عیسیٰ ڈراتے رہے ہر نبی اپنے امتیوں کو یا اپنے زمانے میں قیامت کا ڈر جو ہے وہ ڈالتا رہا ہے لوگوں کے دلوں میں لیکن قیامت ابھی تک نہیں آئی اور اللہ کے نبیوں کو ہر دور میں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ تم سے پچھلے بھی یہی ڈراوا دیتے رہے ہیں تم سے پچھلے بھی یہی ڈراتے رہے اب آپ بھی یہی ڈراوا دے رہے ہیں آئے گی کب وہ؟؟؟

مَتٰی ھٰذَاالْوَعْد کب آئے گی **اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْن** اگر تم سچے ہو تو پھر تم لے آؤ تو یہ جب کفار حضور سے کہتے تھے تو آقا علیہ السلام کو اللہ فرما رہا ہے کہ ان سے کہہ دیں **قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَاللہ** بیشک اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے کب آنی ہے کیونکہ اگر میں بتا دوں تو بات کھل جائے گی تو اس لیے اے نبی تو نہ اپنے اوپر لے اس کو (سبحان اللہ) اپنے اوپر نہ لے اس بات کو میری طرف موڑ دے میری طرف اس کا روح کر دے اپنے کندھوں پر نہ لے کہہ دے مجھے میرے رب کو پتہ ہے **اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَاللّٰہ** **اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے میں تو صرف تمہیں ڈرانے آیا ہوں میں تو صرف تمہیں بتانے آیا ہوں ایسے ہوگا لیکن میں نے وقت اور دن نہیں بتانا اس کا علم اللہ کو ہے** تو کیسی بات کر دی آپ نے کہ اس کا علم اللہ کو ہے حالانکہ حضور جو ہیں سب جانتے ہیں آپ کو پتہ ہے سب جانتے ہیں بئی جو قیامت کے واقعات بیان کر سکتا ہے فلاں وقت یہ ہوگا فلاں وقت یہ ہوگا تو مجھے بتاؤ جو قیامت کے واقعات بیان کر رہا ہے اسے کیا قیامت کے دن کا پتہ نہیں ہوگا بئی یہ تو عجیب بات ہوگی۔

یہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک مکان ہو تو آپ کو اس مکان کے اندر کمرے الماریاں اس کمرے کا design اندر کون کون رہتا ہے ہاں آپ اس کا پتہ نہ جانتے ہوا ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا بئی آپ اگر اندر کمروں کی تعداد جانتے ہیں رہ کون رہا ہے الماریاں کہاں بنی ہوئی ہیں کہاں کہاں کا design لگا ہوا ہے کیا کیا لگا ہوا ہے اس کیا اندر وہ سارا پتہ ہے آپ کو اور آپ سے یہ کہا جائے جی ایڈریس کہاں ہے یہ جو بتا رہے ہیں گھر یہ کس جگہ واقعہ ہے تو آپ کہیں نہیں جی یہ میرے علم میں نہیں ہے تو یہ ایک بالکل محال بات ہوگی ناممکن بات ہوگی تو پھر آپ کو اندر کی چیزوں کا کیسے پتہ ہے لازمی ہے آپ وہاں گئے ہیں اور آپ کو بتایا گیا ہے کہ کہاں پر ہے بالکل اسی طرح اللہ نے بڑی آسانی کیساتھ بات اپنے کندھے پر لے لی۔

اے نبی تو کہہ دے میں بتاؤں گا نہیں لیکن علم اللہ کو ہے تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ حضور کو علم نہیں ہے (استغفر اللہ) یہ مراد نہیں لینی کہ حضور کو علم نہیں ہے بلکہ آقا علیہ السلام کو بھی اس کا علم ہے **اور حضور نے اس کا واضح اشارہ اپنی احادیث میں فرمایا**

دیکھو کیسی عجیب بات ہے کیسی سادگی ہے ایک طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ تو کہہ دے کہ **علم اللہ کو ہے اور دوسری طرف وہی نبی قیامت کی چالیس نشانیاں بیان کرتا ہے** اپنی احادیث میں یہ ہوگا تو یہ ہوگا یہ ہوگا تو یہ ہوگا اور قیامت آئے گی نشانیاں بیان کی ہیں پوری طرح بیان کیا ہے کہ فلاں فلاں علامت ہوگی بہت ساری نشانیاں ہیں پوری ہوگئی ہیں کچھ اور کچھ رہ گئی ہیں حاجوج ماجوج نکلے گے اسی طرح قیامت کے قرب کے زمانے میں جو حالات ہوں گے وہ سارے حضور نے اپنے احادیثوں میں بیان کیے اچھا جی چالیس نشانیوں کو بھی بیان کر دیا اور ساتھ یہ کہا جا رہا ہے کہ علم کوئی نہیں یہ دیکھیں یہ کس قدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ قرآن اس سے پڑھو جس کے دل میں عشق مصطفیٰ ہو نہیں تو لے دے جائے گا یہ **تمہیں یہ قرآن ہی تمہارے دل سے عشق مصطفیٰ نکالنے کا سبب بن جائے گا یہاں واضح کہا جا رہا ہے**

قل اے نبی فرما دو **قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَاللّٰہ** قیامت کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور دوسری طرف احادیث میں چالیس نشانیاں کس نے بیان کی ہیں وہ بھی تو حضور نے کی ہیں قیامت کے واقعات کس نے بیان کیے ہیں وہ بھی حضور نے کیے ہیں احادیثیں بھری پڑی ہیں جنت کے بھی تذکرے بیان کیے ہیں قیامت کے دن کا سارا نقشہ حضور نے اپنی احادیثوں میں کھینچا ہے وہ کیسے پتہ چل گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن جو ہے وہ اشارے کرتا ہے اور اگر قرآن کیساتھ تم اگر سہی طرح سے جوڑے نہیں تو تمہارے دل سے جو سب سے پہلے شے نکلے گی نہ وہ عشق رسول ہوگا اس نے کہنا ہے پتہ ہی نہیں نبی کو اللہ کو ہی پتہ ہے بئی ہم نے کب کہا کہا ہے دیکھو یہ انکار نہیں ہو رہا کہ اللہ کو پتہ نہیں اللہ کو پتہ ہے اور اس نے یہ پتہ اپنے نبی کو بھی دیا ہوا ہے یہ تو نہ آپ کرو اس آیت سے یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کو نہیں پتہ ہے بئی ایک چیز مجھے پتہ ہے اور میں اظہار کروں کہ مجھے پتہ ہے مجھے پتہ ہے کہ اظہار میں اگر میں کہوں کہ اگر میں ایک چیز کہو مجھے پتہ ہے اس سے یہ کیسے ثابت ہوگا کہ حرا کو نہیں پتہ یہ تو ثابت نہیں ہو رہا بئی یہ تو میں کہہ رہا ہوں کہ

مجھے پتہ ہے اس چیز کا اس کے اندر میں یہ جملہ تو نہیں بول رہا کہ حرا کو نہیں پتہ یہ جو گندے ذہن ہوتے ہیں وہ اس میں سے یہ معانی نکال لیتے ہیں

اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَاللّٰہ

قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے تو تم کہتے ہو محمد تو علم ہے استغفر اللہ تو ہم نہیں مانتے کیوں اللہ کہہ رہا ہے مجھے علم ہے تو یہاں لکھا ہے کہ محمد کو علم نہیں ہے یہ تم نے خودی بنا لیا ہے خودی transalate کرلیا ہے ہئ یہ تو ہم مانتے ہیں قیامت کا علم اللہ کو ہے لیکن اس میں یہ تو نہیں لکھا ہوا کہ حضور کو علم نہیں ہے تو گندے ذہن اُدھر جائیں گے خودی بنائیں گے ترجمہ اور کہیں گے دیکھو جی اس میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضور کو علم نہیں ہے کیونکہ اللہ کو ہے کیسا بے وقوف آدمی ہے تو یار لحاظہ کس قدر قرآن سہی شخص سے پڑھنا ضروری ہے ورنہ وہ بیڑا اغرق کردے گا تمہارا کام خراب ہو جائے گا۔

قُلۡ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَاللّٰہ اے نبی تم اپنی زبان سے کہہ دو کہ قیامت کا علم جو ہے وہ صرف اللہ کو ہے

کیوں کہا ایسے چلیں میں اس کی بھی حکمت کھول دوں کیونکہ اگر آپ یہ نہ کہتے نہ تو یہ بار بار آ کر آپ سے روز تاریخ پوچھا کرتے تو آپ کا وقت ضائع ہوتا آپ کی مصروفیات ہیں آپ نبی ہیں آپ کا وقت بڑا قیمتی ہے آپ کا لمحہ بڑا قیمتی ہے بار بار آ کر ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی بندہ آ جاتا آپ نے تاریخ بتائی ہے یہ تاریخ ہے اس تاریخ کو کیا ہو گا فلاں تاریخ کو کیا ہوا یہ کہا لحاظہ اللہ نے اپنے نبی کے آرام کے لیے کہا کہ توں اپنی جان ہی چوڑالےتوں کہہ دے علم اللہ کو ہے پھر یہ نہ پوچھیں گے نہ میں بتاؤں گا تو یہ حکمت سے ایسا کیا گیا تا کہ وہ بار بار آ کر نہ کہیں اور بار بار حضور کو آ کر تنگ نہ کریں اے نبی تو اپنی جان چڑالےتوں کہہ دے اللہ کو علم ہے ہئ ان کو پوچھوں جا کر (اللہ) ساتھ یہ بھی کہا **وَاِنَّمَا اَنَا نَذِیۡرٌ "مُّبِیۡن"** بیشک میں تو ڈرانے آیا ہوں بس اتنا سا کام ہے واضح خبردار ہے میرا کام کرنا آگے تاریخ نہ پوچھوں مجھ سے میں تو یہ بتانے آیا ہوں کہ آئے گی اتنی میری ڈیوٹی ہے کہ وہ آئے گی کب آئے گی یہ اللہ سے پوچھو تا کہ معاملہ بالکل سیدھا رہے لیکن حضورﷺ نے اپنی احادیثوں میں قیامت کی میں آپ کو عرض کردوں تاریخ بھی بتائی ہوئی ہے (سبحان اللہ) اشارہ کیا ہے آپ نے ایک یہ واضح کیا کہ قیامت دس محرم کو آئے گی اور جمعے کا دن ہو گا حضور کی احادیثوں میں صحابہ نے پوچھا حضور سال کونسا ہو گا آپ نے فرمایا کہ وہ دوسری صدی ہجری میں آئے گی دوسری صدی ہو گی جس کے اندر قیامت برپا ہو گی دوسری صدی اتنا اشارہ دیا آپ نے اللہ۔

آیئے زرہ حساب لگاتے ہیں

پہلی صدی آئی جب حضور علیہ السلام کو وصال کیے ہوئے دوسو سال ہو چکے تھے آج چودہ سو انتالیس ہجری ہے یعنی حضورﷺ مدینہ ہجرت کرتے ہوئے چودہ سو انتالیس سال ہو گئے چودہ سو سال حضور فرما رہے ہیں کہ قیامت دوسری صدی میں آئے گی یعنی دوسری کا دوسو کا لفظ تو گیا اس سال میں تو نہیں آئی اس کے بعد دوسو کا لفظ آتا ہے بارہ سو 1200 میں بارہ سو میں دوسو آتا ہے دوسری صدی صدی سو کو کہتے ہیں دوسری مطلب دوسو دوسو کا لفظ آیا بارہ سو میں ہجری اس وقت بھی نہیں آئی ایسے ہی ہے اب کیا ہے چودہ سو ابھی تو کوئی امکان نہیں کیونکہ حضور نے دوسو کہا ہوا ہے اب جا کر دوسو کا لفظ آئے گا 2200 میں یا اگلا آئے گا 3200 ہجری پھر آئے گا 4200 ہجری پھر آئے گا 5200 حضور نے دوسو کہا نہ دوسری صدی میں آئے گی دوسری صدی دوسو تو گزر گیا اس کے بعد بارہ سو بھی گزر گیا اب چودہ سو ہے اس طرح یہ چلتے چلتے 2200 میں جا کر امکان پیدا ہو گا جب دوسو کا ہندسا پورا ہو گا تسلی رکھیں آٹھ سو سال تک کوئی قیامت نہیں ہیہ اشارے ہیں آپ کے ذہن چھوٹے ہیں کہی مشکل نہ ہو جائے بتا دیا۔ تو آقا علیہ السلام کا علم جو ہے وہ بہت وسیع ہے اور حضور کا علم بہت بڑا ہے اب کب تک یہ آئے گی۔۔۔۔۔۔ کتنے آئیں گے سال اللہ اکبر

کہاں تک بات جائے گی دس ہزار دوسو یہ سال کتنے چلنے ہیں کتنے عربوں سال گزرنے ہیں پھر کب آ کر قیامت آنی ہے تمہیں کیا تکلیف ہے ہئ تو لحاظہ واضح کر دیا اس کے بعد آگے فرمایا

لَمَّا رَاَوۡہُ زُلۡفَةً سِیۡٓئَتۡ وُجُوۡہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَقِیۡلَ ھٰذَاالَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تَدَّعُوۡن

تو جس وقت اس کو قریب آتے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے کہا آج تو یہ بڑا کھکھلا کر ہنستے ہیں قیامت پر مذاق کرتے ہیں اس پر آپس میں تیرا اہم مذاق اڑاتے

ہیں اس دن جب یہ آئے گی نہ تو ان کے منہ بگڑ جائیں گے ان کے چہرے بگڑ جائیں گے **وَقِيْلَ هٰذَاالَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ** اور کہا جائے گا یہ ہے جس کا تم بار بار مطالبہ کرتے ہو اب دیکھ لو بڑا شوق سی تینوں قیامت دا بڑا توں بار بار آ کر کہتا تھا مذاق اڑاتا تھا آج دیکھ لے اس دن ہم کہیں گے ٹھیک ہے تیرا مطالبہ پورا ہو گیا ہے یہ سامنے قیامت ہے قُلْ اے نبی فرما دیں **اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ** اے منکروں زرہ غور تو کرو کہ اگر اللہ تعالی مجھے اور میرے ساتھ جتنے ہیں ان کو ہلاک کر دے یا **اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ** ہم پر رحم فرما دے تو کون پہنچائے گا کافروں کو دودناک عذاب اللہ کے نبی کو فرمایا تم فرما دو اگر اللہ تمہیں پکڑ لے گا نہ تو تمہیں بچا نہیں سکے گا **مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ** اور دردناک عذاب

قُلْ اے نبی فرما دو **هُوَ الرَّحْمٰنُ** وہ بڑا ہی مہربان ہے **اٰمَنَّا بِهٖ** ہم اسی پر ایمان لائے ہیں **وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا** اور اسی پر ہم نے توکل کیا ہوا ہے ہمارا بھروسہ ہے اس پر وہ ہمیں کبھی بھی ضائع نہیں ہونے دے گا کبھی بھی ہمارا نقصان نہیں ہونے دے گا **فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ** بس عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کون اصل میں گمراہ تھا آج تو تم ہمیں گمراہ کہتے ہو نہ

مثال

آج بھی جو بے دین لوگ ہوتے ہیں وہ بجائے اس بات کا اقرار کرنے کہ ہم گمراہ ہیں وہ دین دار لوگوں کو کہتے ہیں یہ سارے گمراہ ہیں ہم ٹھیک ہیں ہمارے گھر ٹھیک ہیں ہمارے معاملات ٹھیک ہیں ہمارے آگے پیچھے دائیں بائیں گاڑیاں ہیں ہم ٹھیک ہیں یہ جو یہ ہیں دین والے یہ گمراہ ہیں۔ **اللہ فرما رہا ہے کہ ان کو کہہ دو اس دن تمہیں علم ہو جائے گا کہ کون اصل میں گمراہ تھا (اللہ)**

آخری آیت

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ

اے نبی زرہ اس سے پوچھ لو کہ اگر صبح تمہارا پانی زمین کی تہہ میں اتر جائے تو تمہیں میٹھا اور صاف پانی کون اوپر لا کر دے گا

ان کی عین دکھتی رگ کے مطابق بات کی کیونکہ عرب میں جو چشمے ہیں نہ وہ بارش سے ہوتے ہیں عرب میں کوئی دریا نہیں ہے اور نہ وہاں کو کوئی سمندر ہے کہ جو رہاں سے چشمے بہتے ہوئے آئیں وہاں بارش کا پانی چشموں کی شکل اختیار کرتا ہے اور گڑے ہوتے ہیں حوض ہوتے ہیں ان میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے اور وہاں سے پھر وہ وہ پانی لیتے ہیں اس سے اپنی زمینوں کو سراب کرتے ہیں اللہ نے ان کی دکھتی رگ کو چھیڑا کہ یہ جو حوض تم نے بارش کے جمع کیے ہیں اگر میں زمین کو حکم دوں کہ اس کو چوس لیا ور وہ زمین اس پانی کو نیچے لے جائے تو پھر تمہارے خدا میں سے کون ایسا ہے جو اس پانی کو دوبارہ زمین پر واپس لے کر آئے کون لا سکتا ہے کون میٹھا اور صاف پانی تمہیں پلا رہا ہے زمین کی تہوں سے آہا ں یہ بڑا **خوبصورت انداز ہے قرآن کا انسان کی عین سوچ اور انسان عین اس وقت کی جو حالت ہے اس کو دیکھتے ہوئے قرآن بیان کرتا ہے (اللہ)**

چونکہ عرب میں ایسا ہی تھا جب ان کے چشمے خشک ہو جاتے تو ان کی جان پر بن آتی تھی جان کے لالے پڑھ جاتے تھے کہ چشمے خشک ہو گئے ہیں پانی کدھر گیا سہراب کرنے کے لیے اب کیا کریں تو اللہ نے عین اسی فطرت کو دیکھتے ہوئے یہ لوگ جب ان کا پانی خشک ہو جاتا ہے تو پریشان ہو جاتے ہیں **اللہ فرما رہا ہے کہ اگر میں زمین کو حکم دوں کہ نیچے لے جا پانی تو پھر کون ہے جو اس ٹھنڈے پانی کو دوبارہ اس زمین پر واپس لے کر آئے (اللہ)**

لحاظہ جب تک یہ سوال ہے نہ اللہ کا کون ہے جو میٹھا صاف پانی لا کر دے تو ہمیں جواب دینا چاہیے اللہ لیکن یہ وہی دے گا نہ جو ترجمے سے پڑھے گا جس کو پتہ ہی نہیں میں پڑھتا کیا ہوں جواب کیا دینا ہے میں نے اب آپ نے جونہی آیت پڑھی ترجمہ آپ نے پڑھا اگر کوئی پانی زمین کی تہوں میں گزر جائے تو کون ہے تو کون ہے جو اس کو لا کر دے گا اب قاری فوراً کہے گا (اللہ) اللہ لا کر دے گا سوال ہے نہ سوال کیا اللہ نے اس کا جواب دو ترجمہ آتا کوئی نہیں پڑھ پڑھ کر اسی طرح چل رہے ہیں۔

بزرگوں کا ارشاد ہے کہ اس آیت کو جب بھی پڑھا جائے تو اس کے جواب میں اللہ کہا جائے اور کہا جائے مولا تو ہے جو ہمیں صبح پانی لا کر دیتا ہے ورنہ پانی زمین کی کوئی طاقت اس کو کھینچ کر اوپر نہیں لا سکتی (اللہ)

یہاں پر یہ سورۃ مبارکہ ختم کی یہ پانچ تقریباً آیات ہیں پانچ قل ہیں جن پر یہ پانچ آیتیں کھڑی ہیں پانچوں آیتوں میں اللہ نے حضورﷺ سے کہا کہ اب ان سے یہ یہ یہ پوچھیں فہ میری ذات کے بارے میں ابھی بھی شکوشبات کا شکار ہیں میری ذات کو یہ اچھی طرح سمجھتے نہیں ہیں ان سے اپنی زبان میں آپ بات کریں یہ باتیں کریں ہوسکتا ہے وہ اس کو سنتے ہی راہ راست پر آجائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسکے مضامین کو سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین